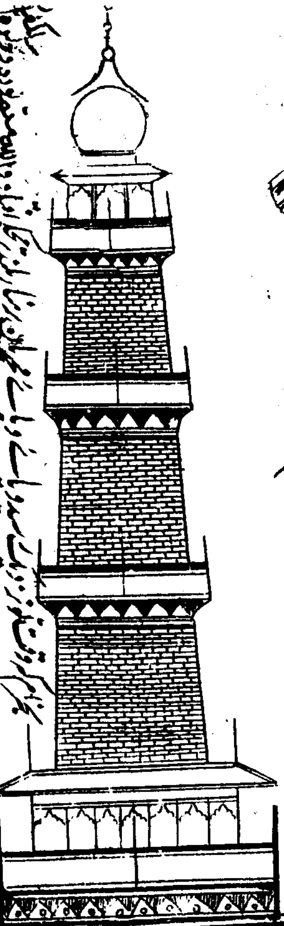
رجسٹرڈ ایل نمبر



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

انا اوی القریہ

الحکم

دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی	چہ گویم با تو کر آئی چہا در قادیان مینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ (۱) عوام سے ۳ (۲) خواص و معاونین سے عـہ
ہندوستان سے باہر سے (۳) غیر مذہب والون سے ۔۔
(۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲

فہرست مضامین

نمبر ۱۵ | دارالامان قادیان مورخہ ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپکے اہلبیت، اور بزرگان ملت سب کے سب باغ مین ہین اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرست اور اعلائے کلمۃ الاسلام مین مصروف (اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم آمين)

۲۔ عالی جناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ جو کئی ماہ سے اپنے بعض ذاتی کاروبار کیلئے لاہور تشریف لیگئے ہوئے تھے۔ ۲۷ اپریل کی شب کو خیر و عافیت سے دارالامان واپس پہونچے، اور باغ کے مغربی جانب ایک دوسرے باغیچہ مین خیمہ زن ہین۔

۳۔ میان حاکم علی کنسٹبل متعینہ قادیان اس وقت نہایت مستعدی سے حفاظت قصبہ کر رہا ہے کیونکہ اکثر حصہ باہر نکلا ہوا ہے اور وہ بھی مختلف حصون مین ساری رات اسے ادہر ادہر بھاگنا پڑتا ہے۔ غرض ہر طرح سے تسلی بخش انتظام ہو رہا ہے اور ایسے وقت مین یہ نہایت قابل قدر ہے۔

استفسار اور ان کے جواب

سوالات

(۱) سجدے اور رکوع مین قرآنی دعائین مانگنا یا سورۃ فاتحہ پڑہنا درست ہے یا نہین۔ اگر نہین تو وجہ بھی جناب امید ہے تحریر فرمائین گے۔

(۲) روزہ بغیر سحری رکھنا یعنے آٹھ پہری روزہ رکھنا برائے تزکیہ نفس درست ہے؟

(۳) سوم نماز مین آنکھین بند کرنا کیا مکروہ ہے؟ اور نماز مین چادر جو اوڑہی ہوئی ہو اسکا لٹکنا اور زمین پر پڑنا بھی کیا مکروہ ہے؟

فاما الجواب

ا۔ سجدہ اور رکوع مین قرآنی دعائین مانگنا یا سورۃ فاتحہ پڑہنا ہرگز جائز نہین ہے تیرہ صدیون سے اسلام کا تعامل بتاتا ہے کہ رکوع سجود مین قرآن کریم نہین پڑہا جاتا پھر اب اسکی کیا ضرورت پیش آئی۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

سجدہ اور رکوع مین قرآن کیون نہین پڑہا جاتا؟ یہ ایک باریک سِر ہے ہر شخص شاید اسکو نہ سمجھ سکے تاہم مختصر طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم ملک العلام اور حی و قیوم خدا کا کلام ہے۔ شاہی کلام اور فرمان ہمیشہ کھڑے ہو کر پڑہا جاتا ہے خصوصاً دربار شاہی مین سجدہ عبودیت اور ذلت کا مقام ہے اس موقع پر کلام الٰہی نہین پڑہنا چاہیئے۔ اس لیے عبودیت کے رنگ مین دعا ہو۔ اپنی زبان مین بیشک دعائین کرو۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کو قائم رکھنا بڑا ضروری ہے ہر ایک نیکی کا کام اسیوقت نیکی کا کام ہو سکتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل درآمد کے موافق ہو۔ روزہ بغیر سحری کے رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگون کیلیے پسند نہین فرمایا دین یسر ہے يريد الله بكم اليسر خصوصیت کے ساتھ روزہ ہی کے ذکر مین آیا ہے۔

۳۔ سوم۔ نماز مین آنکھین بند کرنا مکروہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھلی رکھتے تھے مومن کو چست ہونا چاہیئے۔ مومن ڈہیلا ڈہالا نہین ہوتا فقہا نے منع کیا ہے۔

تازہ الہامات، رویا اور کشوف

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء۔ رویا مین دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھدی ہے۔ اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے۔ فتح نمایان ہماری فتح۔ صدقت الرؤيا۔ انی مع الافواج اتيك بغتة۔

۲۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء۔ رات دو بجنے مین سات منٹ باقی تھے کہ مینے دیکھا کہ یکایک زمین ہلنی شروع ہوئی۔ پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ مینے رویا ہی مین گھر والون کو (حضرت ام المومنین سے مراد ہے۔ ایڈیٹر) کہا کہ اٹھو زلزلہ آیا ہے اور یہ بھی کہا کہ مبارک کو لیلو اسی حالت رویا مین یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی۔

(اسپر حضرت اقدس نے اشتہار جو البلاغ کے نام سے مینے چہاپا ہے شایع فرمایا۔ ایڈیٹر)

۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء۔ رویا مین دیکھا کہ ایک اشتہار ہے اسپر لکھا ہوا تھا المبارک پھر بطور وحی یہ زبان پر جاری ہوا۔ بركة زائدة على هذا الرجل یعنے ایک زیادہ برکت ہے اس جل پر

(اعلیٰ حضرت نے جب یہ رویا سنایا تو مینے عرض کیا کہ کل جو رویا ہوئی تھی کہ حضور نے فرمایا کہ مبارک کو لیلو یہ اسکی تائید کرتا ہے فرمایا۔ یہ بہت صحیح بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رویا ان تمام امور کے نتیجہ کی خبر دیتی ہے۔“ ایڈیٹر)

ہز آنر لاٹ صاحب کے دفتر سے مندرجہ ذیل اطلاعین موصول ہوئی ہین۔

(۱) تا صدور مزید احکام ضلع کانگڑہ کا صدر مقام نورپور تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ کو تبدیل کیا گیا۔ (۲) ڈپٹی...

تصحیح ـ صفحہ ۲ کے بعد صفحہ ۱۲ پڑھا جاوے پھر صفحہ ۱۱ پڑھو۔

حضرت مسیح موعود اخوت پر

٭

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو بعد نماز جمعہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل تقریر باہم ہمدردی اور حقوق اخوت پر فرمائی۔ ایڈیٹر

مین صرف اسقدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ ہماری اس جماعت کو ایک قسم کا دہوکا لگا ہوا ہے شاید ابھی طرح میری باتون پر غور نہین کی اور وہ غلطی وارد ہوگا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہماری جماعت مین سے طاعون سے فوت ہوجاوے تو اسقدر بے رحمی اور سرد مہری سے پیش آتے مین کہ جنازہ اٹھانے والا بھی نہین ملتا۔ درحقیقت جیسا کہ قاضی امیر حسین صاحب نے لکھا ہے یہ مصیبت تو ماتم سے بھی بڑھ کر ہے۔ یاد رکھو تم مین اسوقت دو اخوتین جمع ہوچکی ہین ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے پھر ان دو اخوتون کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے مین سمجھتا ہون کہ اگر ایسے مسافر اپنے گہرون مین ہوتے تو وہ جو خارج از مذہب سمجھتے مین اور کافر کہتے ہین انہین بھی اس قسم کی سرد مہری نہ ہوتی لیکن یہ سرد مہری کیون ہوئی ہے؟ دو باتون کا لحاظ نہین رکھا جاتا

افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی مشکلات پیدا نہ ہون۔ جبکہ تواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے تو پھر ایسے مردون سے گریز کیون کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ شخص اس خیال سے کہ مین نہ جل جاؤن اس مکان کو اور اس مین رہنے والون کو جلنے دے اور جاکر آگ بجھانے مین مدد نہ دے ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس مین کود پڑے کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے مین اسکی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہان بھی سلوک ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے یہی اخوت اسلامی کا منشا ہے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس مین بھائی مین۔ ایسی صورت مین کہ تم مین اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ مین ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت مین گرفتار ہو۔ اور قضا و قدر سے ماتم پیش آجاوے تو دوسرا تجہیز و تکفین مین بھی اسکا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ مین شہید ہوتے یا مجروح ہوجاتے تو مین یقین نہین رکھتا کہ صحابہ انہین چھوڑ کر چلے جاتے ہون یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہوجاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاوین۔

مین سمجھتا ہون کہ ایسی وارداتون کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل مین لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہین کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے ہان جسقدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہان ایسا مرض وبائی ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہان احتیاط کرے۔ لیکن اس کے بھی یہ معنی نہین کہ ہمدردی ہی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشا نہین ہے کہ انسان ایک میت سے اسقدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اس کے ساتھ ساری جماعت کی ذلت ہو۔ آیندہ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہین کرنا چاہیئے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہین باہم بھائی بنا دیا ہے پھر نفرت اور بعد کیون ہے۔ اگر وہ بھی مرگیا تو اسکی بھی کوئی خبر نہ لیگا۔ اور اسطرح پر اخوت کے حقوق تلف ہوجائین گے۔

خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے مین حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہین کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزون سے بچ سکتے ہو۔ جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اسکی کچھ پروا نہین کرتا خواہ وہ ہزار بہاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون مین مبتلا ہوتے مین۔ وہ پرہیز نہین کرتے مینے سنا ہے کہ لاہور مین نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہوگیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے مین۔ ہزار پرہیز کچھ چیز نہین جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو تب تک۔ آیندہ کیلئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو۔ ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہین گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب ہوگیا ہے کب تک جاری رہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اللہ تعالیٰ کبھی حالت قوم مین تبدیلی نکریگا جب تک لوگ دلون کی تبدیلی نکرین گے۔ ان باتون کو سن کر یون تو ہر شخص جواب دینے کو طیار ہوجاتا ہے کہ ہم نماز پڑہتے مین استغفار بھی کرتے مین پھر کیون مصائب اور ابتلا آجاتے مین اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتون کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہین ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فایدہ نہین ہوتا جو اسمین رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کیجاوے تو اس سے کیا فایدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہوسکے گا اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کرسکے گا؟ ہرگز نہین۔ یہی حال اعمال کا ہے جبتک وہ اپنے پیمانہ پر نہون وہ اوپر نہین جاتے مین۔ یہ سنت اللہ ہے جسکو ہم بدل نہین سکتے پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندہ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کرین تو طاعون نہوگا۔ پرہیز کرو جہانتک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین مین مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کیطرح ہی ہے یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسیطرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہین ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ مین داخل ہو اور اسکو یون چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی مین اخوت اور ہمدردی ہی نہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوجاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پاوین ہان مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اسکا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہوجاوے لیکن ہمدردی یہ نہین چاہتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھکر اسکی خبر گیری کرو۔ اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کرکے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے

من قتل نفسا بغیر نفس او بغیر فساد الآیۃ

یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی مین کہتا ہون کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہین کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہین کی۔ زندگی سے اسقدر پیار نکرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو لڑے مین جو دین کے لئے شہید ہوئے مین۔ کیا تم مین سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جاوے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو بعض لوگ ایسے مین جنہون نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردون کو غسل دیا ہے اور انہین کچھ نہین ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے وبائی ایام مین اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہان سے نکل جاوے لیکن زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے احتیاط تو ہوئی لیکن قضا و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ مین۔ ایمان کو مضبوط کرو قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہین ہے ایسا پرہیز اور بعد جو ظاہر ہوا ہے وہ عقل اور انصاف کے رو سے صحیح نہین ہے ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ مین مضر ثابت ہوئے مین۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اسکا بھی یہی حال ہو کہ انمین اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی مین دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب ہمدردی ہے اسلئے اسے بھی مینے بیان کرنا ضروری سمجھا۔ یعنے جس کے واقعہ ہوجاوے اسکے ساتھ بھی اور جو بچے تو مین انکے ساتھ بھی۔ افسوس ہے مین خود نہین آسکا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عصر کے بعد مجھے چکر آتا ہے اور مجھے خبر تک نہین ہوئی جبتک انہون نے نہین لکھا۔ بہر حال باہم ہمدردی ہو اور مین دعا کرتا ہون کہ **اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھالے**۔ آمین۔

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جب ہم اوسکی حکمتوں اور قدرتوں کو غیر متناہی مان چکے تو ہمپر یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس بات کو بھی مان لیں کہ اوسکی تمام حکمتوں اور قدرتوں پر ہمکو علم حاصل ہونا ممتنع اور محال ہے سو ہم اوسکی ناپیدا کنار حکمتوں اور قدرتوں کے لئے کوئی قانون نہیں بنا سکتے اور جس چیز کی حدود ہمیں معلوم ہی نہیں اُسکی پیمایش کرنے سے ہم عاجز ہیں ہم بنی آدم کی دنیا کا نہایت ہی تنگ اور چھوٹا سا دائرہ ہے اور پھر اوس دائرہ کا بھی پورا پورا ہمیں علم حاصل نہیں پس بصورت میں ہماری نہایت ہی کم ظرفی اور سفاہت ہے کہ ہم اس قل قلیل پیمانہ سے خدا تعالےٰ کی غیر محدود حکمتوں اور قدرتوں کو ناپنے لگیں غرض خداء تعالےٰ کی ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ کہ جو ذرہ ذرہ کے وجود اور بقا کے لئے ہر دم اور ہر لحظہ آب پاشی کر رہی ہے اور جس کے عمیق در عمیق تصرفات تعداد اور شمار سے باہر ہیں اُس ربوبیت تامہ سے برہمو سماج والے منکر ہیں ماسوا اسکے برہمو سماج والے ربوبیت الٰہیہ کو روحانی طور پر بھی تام اور کامل نہیں سمجھتے اور خدا تعالےٰ کو اس قدرت سے عاجز اور درماندہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنی ربوبیت تامہ کے تقاضا سے اپنا روشن اور لاریب فیہ کلام انسان کی ہدایت کے لئے نازل کرتا۔

اسی طرح وہ خدا تعالےٰ کی رحمانیت پر بھی کامل طور پر ایمان نہیں لاتے کیونکہ کامل رحمانیت یہہ ہے کہ جسطرح خدا تعالےٰ نے ابدان کی تکمیل اور تربیت کے لئے تمام اسباب اپنے خاص دست قدرت سے ظاہر فرمائے ہیں اور اس چند روزہ جسمانی آسایش کے لئے سورج اور چاند اور ہوا اور بادل وغیرہ صدہا چیزیں اپنے ہاتھ سے بنادی ہیں اسی طرح اُس نے روحانی تکمیل اور تربیت کے لئے اور اوس عالم کی آسایش کے لئے جس کی شقاوت اور سعادت ابدی اور دائمی ہے روحانی نور یعنی اپنا پاک اور روشن کلام دنیا کے انجام کے لئے بھیجا ہو اور جس علم کی مستعد روحوں کو ضرورت ہے وہ سب علم آپ عطا فرمایا ہو اور جن شکوک اور شبہات میں اُنکی ہلاکت ہے ان سب شکوک سے آپ نجات بخشی ہو لیکن اس کامل رحمانیت کو برہمو سماج والے تسلیم نہیں کرتے اور اون کے زعم میں گو خدا نے انسان کے تنعم کرنے کے لئے سامان جسمانی مہیا کیا اور کوئی دقیقہ تائید کا اُٹھا نہ رکھا مگر وہ مدد روحانی تربیت میں نہ کرسکا۔ گویا خدا نے روحانی تربیت کے بارے میں جو اصلی اور حقیقی تربیت تھی دانستہ دریغ کیا اور اوس کے لئے ایسے زبردست اور قوی اور خاص اسباب نہ کئے جیسے اُسنے بدنی تربیت کے لئے پیدا کئے بلکہ انسان کو صرف اُسی کی عقل ناقص کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اور کوئی ایسا کامل نور اپنی طرف سے اس کی عقل کی امداد کے لئے پیدا نہ کیا جس سے عقل کی پُر غبار آنکھ روشن ہو کر سیدھا راستہ اختیار کرتی اور سہو اور غلطی کے مُہلک خطرات سے بچ جاتی۔ اسی طرح برہمو سماج والے خدا تعالےٰ کی رحیمیت پر بھی کامل طور پر ایمان نہیں رکھتے کیونکہ کامل رحیمیت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ مستعد روحوں کو اون کے فطرتی جوشوں کے مطابق اور اون کے پُر جوش اخلاص کے اندازہ پر اور اونکے صدق سے بھری ہوئی کوشش کے مقدار پر معارف صافیہ غیر محجوبہ سے اون کو ملبب کرے اور جسقدر وہ اپنے دلوں کو کھولیں اُسیقدر اُنکے لئے آسمانی دروازے کھولے جائیں اور جسقدر اُنکی پیاس بڑہتی جائے اُسیقدر اونکو پانی بھی دیا جائے یہانتک کہ وہ حق الیقین کے شربت خوشگوار سے سیراب ہو جائیں اور شک اور شبہ کی موت سے بکلی نجات حاصل ہو لیکن برہمو سماج والے اس صداقت سے انکاری ہیں اور بقول اون کے انسان کچہہ ایسا بدقسمت ہے کہ گو کیسا ہی دلبر حقیقی کے وصال کے لئے تڑپا کرے اور گو اوسکی آنکھوں سے دریا بہ نکلے اور گو اوس یار عزیز کے لئے خاک میں ملجائے مگر وہ ہرگز نہ ملے۔ اور اونکے نزدیک وہ کچہہ ایسا سخت دل ہے کہ جسکو اپنے طالبوں پر رحم ہی نہیں اور اپنے خاص نشانوں سے ڈہونڈنے والوں کو تسلی نہیں بخشتا اور اپنے دلبرانہ تجلیات سے دردمندوں کا کچہہ علاج نہیں کرتا بلکہ اون کو انہیں کے خیالات میں آوارہ چھوڑتا ہے اور اس سے زیادہ اونکو کچہہ بھی معرفت عطا نہیں کرتا کہ صرف اپنی اٹکلیں دوڑایا کریں اور انہیں اٹکلوں میں ہی ساری عمر کہو کر اپنی ظلمانی حالت میں ہی مر جائیں مگر کیا یہ سچ ہے کہ خداوند کریم ایسا ہی سخت دل ہے یا ایسا ہی بے رحم اور بخیل ہے یا ایسا کمزور اور ناتوان ہے کہ ڈہونڈنے والوں کو سراسیمہ اور حیران چھوڑتا ہے اور کھٹکانے والوں پر اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اور جو صدق سے اوسکی طرف دوڑتے ہیں اونکی کمزوری پر رحم نہیں کرتا اور اون کا ہاتھ نہیں پکڑتا اور ان سچے طالبوں کو گڑہے میں گرنے دیتا ہے اور خود لطف فرما کر چند قدم آگے نہیں آتا اور اپنے جلوہ خاص سے مشکلات کے لمبے قصے کو کوتاہ نہیں کرتا سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون اسی طرح برہمو سماج والے خدا تعالےٰ کے مالک یوم الدین ہونے سے بھی بیخبر ہیں کیونکہ یوم الجزاء کے مالک ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ملکیت تامہ کہ جو تجلیات عظمیٰ پر موقوف ہے ظہور میں آکر پھر اوس ملکیت تامہ کی شان کے موافق پوری پوری جزا بندوں کو دیجائے یعنی اول اوس مالک حقیقی کی ملکیت تامہ کا ثبوت ایسے کامل الظہور مرتبہ پر ہو جائے کہ تمام اسباب معتادہ بکلی درمیان سے اُٹھہ جائیں اور زید و عمر کا دخل درمیان نہ رہے اور مالک واحد قہار کا وجود عریان طور پر نظر آوے اور جب یہ معرفت کاملہ اپنا جلوہ دکھا چکی تو پھر جزا بھی بطور کامل ظہور میں آوے یعنے من حیث الورود بھی کامل ہو اور من حیث الوجود بھی۔ من حیث الورود اسطرح کہ ہر یک جزا پانیوالے کو جزا کے وارد ہونے کے ساتھہ ہی یہ بات معلوم اور متحقق ہو کہ یہ فی الحقیقت اُسکے اعمال کی جزا ہے اور نیز یہ بھی متحقق ہو کہ اس جزا کا وارد کنندہ فی الحقیقت کریم ہی ہے جو رب العالمین ہے کوئی دوسرا نہیں اور ان دونوں باتوں میں ایسا تحقق ہو کہ کوئی اشتباہ درمیان نہ رہ جائے۔ اور من حیث الوجود اس طرح پر کامل ہو کہ انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر یک روحانی اور بدنی قوت پر ایک دائرہ کیطرح محیط ہو جائے اور نیز دائمی اور لازوال اور غیر منقطع ہو تا وہ شخص جو نیکیوں میں سبقت لے گیا ہے اپنی اوس سعادت عظمیٰ کو کہ جو تمام سعادتوں کا انتہائی مرتبہ ہے اور وہ شخص کہ جو بدیوں میں سبقت لے گیا ہے اپنی اوس شقاوت عظمیٰ کو کہ جو تمام شقاوتوں کی آخری حد ہے پہونچ جائے اور تا ہر یک فریق اس اعلےٰ درجہ کے مکافات کو پالے جو اوس کے لئے ممکن ہے یعنی اوس کامل اور دائمی مکافات کو پالے کہ جو اس عالم بے بقا اور زوال پذیر میں جس کا تمام رنج و راحت موت کے ساتھہ ختم ہو جاتا ہے بمنصہ ظہور نہیں آسکتی بلکہ اوس کے کامل ظہور کے لئے مالک حقیقی نے اپنے لطف کامل اور قہر عظیم کے دکھلانے کی غرض سے یعنی جمالی و جلالی صفتوں کی پوری پوری تجلی ظاہر کرنے کے قصد سے ایک اور عالم ابدی اور لازوال ہے مقرر کر رکھا ہے تا خدا تعالےٰ میں جو صفت مجازات کی ہے جسکا کامل طور پر اس منقبض اور فانی عالم میں ظہور نہیں ہو سکتا وہ اس ابدی اور وسیع عالم میں ظہور پذیر ہو جائے اور تا اون تجلیات تامہ اور کاملہ سے انسان اوس اعلےٰ درجہ کے شہود تام تک بھی پہونچ جائے کہ جو اوس کی بشری طاقتوں کے لئے حد امکان میں داخل ہے اور چونکہ اسی اعلےٰ درجہ کی مکافات عند العقل اسی میں منحصر ہے کہ جو امر بطور جزا وارد ہے وہ انسان کے ظاہر و باطن جو جسم و جان پر بتمام و کمال دائمی و لازمی طور پر محیط ہو جائے اور نیز اعلےٰ درجہ کا یقین مالک حقیقی کے وجود کی نسبت اسی بات پر موقوف ہے کہ وہ مالک حقیقی اسباب معتادہ کو بکلی نیست و نابود کر کے عریان ظہور پر جلوہ گر ہو اسلئے یہ صداقت قصوی جس سے مطلب انتہائی معرفت اور انتہائی مکافات ہے تب ہی متحقق ہوگی کہ جب وہ تمام باتیں مذکورہ بالا متحقق ہو جائیں کہ عند العقل اوسکی تعریف میں داخل ہیں کیونکہ انتہائی معرفت بجز اسکے عند العقل ممکن نہیں کہ مالک حقیقی کا جمال بطور حق الیقین مشہود ہو یعنی ظہور اور بروز تام ہو جسپر زیادت متصور نہ ہو سکے ہذا القیاس انتہائی مکافات بھی بجز اسکے عند العقل غیر ممکن ہے کہ جیسے جسم اور جان دونوں دنیا کی زندگی میں ملکر فرمانبردار یا نافرمان اور سرکش تھے ایسا ہی مکافات کے وقت وہ دونوں مورد انعام ہوں یا دونوں سزا میں پکڑے جائیں اور مکافات کاملہ کا بحر مواج یکساں ظاہر و باطن پر اپنے احاطہ تام سے محیط اور مشتمل ہو جائے لیکن برہمو سماج والے اس صداقت سے بھی انکاری ہیں بلکہ اس صداقت قصوی کا وجود اون کے نزدیک متحقق ہی نہیں اور بزعم اون کے انسان کی قسمت میں نہ انتہائی معرفت کا پانا مقدر ہے نہ انتہائی مکافات کا۔ اور مکافات اون کے نزدیک فقط ایک خیالی پلاؤ ہے جو صرف اپنے ہی بے بنیاد تصورات سے پکایا جائیگا نہ حقیقی طور پر کوئی جزا خدا تعالےٰ کیطرف سے بندوں پر وارد ہوگی نہ کوئی سزا بلکہ خود تراشیدہ خیالات ہی خوشحالی یا بدحالی کے موجب ہو جائینگے اور کوئی ایسا ظاہری و باطنی امر نہیں ہوگا کہ جو خاص خدا تعالےٰ کے ارادے سے نیک بندوں پر بصورت نعمت اور بد بندوں پر بصورت عذاب اوتریگا پس اون کا یہ مذہب نہیں ہے کہ امر مجازات کا خدا مالک ہے اور وہی اپنے نیک بندوں پر اپنے خاص ارادہ سے خوشحالی اور لذت دائمی کا فیضان کریگا جس لذت کاملہ کو سعید لوگ نہ صرف باطنی طور پر بلکہ صورۃً مشہود اور محسوس میں بھی مشاہدہ کرینگے اور قوی انسانیہ میں سے کوئی قوت

ظاہری ہو یا باطنی اپنے مناسب حال لذت اٹھانے سے محروم نہیں رہیگی اور جسم اور جان دونوں راحت یا عذاب آخرت میں بھی جیسی کہ صورت ہو شریک ہو جائینگے غرض برہمو سماج والوں کا اعتقاد بالکل اس صداقت کے برخلاف اور اسکے مفہوم کامل کی منافی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی کور باطنی سے نجات اُخروی کے جسمانی سامان کو کہ جو ظاہری قوتوں کے مناسب حال سعادت عظمیٰ کی تکمیل کے لئے قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح عذاب اُخروی کے جسمانی سامان کو کہ جو ظاہری قوتوں کے مناسب حال شقاوت عظمیٰ کی تکمیل کے لئے فرقان مجید میں مندرج ہے مورد اعتراض سمجھتے ہیں مگر ایسی سمجھ پر پتھر پڑیں کہ جو ایک بدیہی اور کامل صداقت کو عیب کی صورت میں تصور کیا جائے افسوس یہہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ سعادت عظمیٰ یا شقاوت عظمیٰ کے پانے کے لئے یہی ایک طریق ہے کہ خداتعالے توجہ خاص فرماکر امر مکافات کو کامل طور پر نازل کرے اور کامل طور پر نازل ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ مکافات تمام ظاہر و باطن پر مستولی ہو جائے اور کوئی ایسی ظاہری یا باطنی قوت باقی نہ رہے جسکو اُس مکافات سے حصہ نہ پہونچا ہو یہہ وہی مکافات عظیمہ کا انتہائی مرتبہ ہے جسکو فرقان مجید نے دوسرے لفظوں میں بہشت اور دوزخ کے نام سے تعبیر کیا ہے اور اپنی کامل اور روشن کتاب میں بتلا دیا ہے کہ وہ بہشت اور دوزخ روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مکافات پر کامل طور پر مشتمل ہے اور ان دونوں قسموں کو کتاب ممدوح نے مفصل طور پر بیان فرما دیا ہے اور سعادت عظمیٰ اور شقاوت عظمیٰ کی حقیقت کو بخوبی کھولدیا ہے مگر جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اس صداقت قصویٰ اور نیز دوسری گذشتہ بالا صداقتوں سے برہمو سماج والے نا آشنا محض ہیں۔

چھٹی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے جسکے معنے یہہ ہیں کہ اے صاحب صفات کاملہ اور مبدء فیوض اربعہ ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور پرستش وغیرہ ضرورتوں اور حاجتوں میں مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں یعنی خالصاً معبود ہمارا تو ہی ہے اور تیرے تک پہونچنے کے لئے کوئی اور دیوتا ہم اپنا ذریعہ قرار نہیں دیتے نہ کسی انسان کو نہ کسی بت کو نہ اپنی عقل اور علم کو کچھہ حقیقت سمجھتے ہیں اور ہر بات میں تیری ذات قادر مطلق سے مدد چاہتے ہیں۔ یہہ صداقت بھی ہمارے مخالفین کی نظر سے چھپی ہوئی ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ بُت پرست لوگ بجز ذات واحد خداتعالےٰ کے اور اور چیزوں کی پرستش کرتے ہیں اور آریہ سماج والے اپنی روحانی طاقتوں کو غیر مخلوق سمجھہ کر انکے زور سے مکتی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ برہمو سماج والے الہام کی روشنی سے مونہہ پھیر کر اپنی عقل کو ایک دیوی قرار دے بیٹھے ہیں جو کہ اونکے زعم باطل میں خدا تک پہونچانے میں اختیار کلی رکھتی ہے اور سب الٰہی اسرار پر محیط اور متصرف ہے سو وہ لوگ بجائے خدا کے پرستش اور استمداد کے اُسی سے ایاک نستعین کا خطاب کر رہے ہیں اور شرک خفی میں گرفتار اور مبتلا ہیں اور جب منع کیا جائے تو کہتے ہیں کہ عقل عطیات الٰہیہ سے ہے اور اسی غرض سے دی گئی ہے کہ تا انسان اپنی معاش اور مہمات میں اوسکو استعمال میں لاوے پس عطیہ الٰہیہ کا استعمال میں لانا شرک نہیں بن سکتا سو واضح ہو کہ یہہ انکی غلطی ہے اور بار ہا یہہ امر معرض بیان میں آ چکا ہے کہ جس یقین کامل اور جن معلومات حقہ پر ہماری نجات موقوف ہے اون مقاصد عالیہ کے حصول کے لئے عقل ذریعہ نہیں بن سکتی ہاں اون معارف کے حاصل کرنے کے بعد اونکی صداقت اور سچائی کو سمجھہ سکتی ہے لیکن وہ انکشاف صحیح اور کامل فقط اُس پاک اور صاف روشنی سے ہوتا ہے کہ جو خدائے تعالےٰ کی ذات میں موجود ہے اور عقل کی دود آمیز اور ناقص روشنی جو انسان میں موجود ہے اُس جگہ عاجز ہے سو شرک اسطرح لازم آتا ہے کہ برہمو سماج والے خدا کے اوس روشن کلام سے کہ جو انکشاف صحیح اور کامل کا مدار ہے مونہہ پھیر کر اور اوس سے بکلی بے نیازی ظاہر کر کے اپنی ہی عقل ناقص کو رہبر مطلق ٹہیراتے ہیں اور بنائے کار بتلاتے ہیں سو انکا دل بیمار اس وہم میں پڑا ہوا ہے کہ جس منزل عالی تک الٰہی قوتیں اور ربانی تجلیات پہونچا سکتے ہیں اُس منزل تک انکی اپنی ہی عقل پہنچاویگی اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا کہ اپنی عقل کی طاقت کو ربانی طاقت کے مساوی بلکہ اوس سے عمدہ تر خیال کر رہے ہیں سو دیکھئے وہی بات سچ نکلی یا نہیں کہ وہ بجائے خدا کے عقل سے ایاک نستعین پکار رہے ہیں۔ عیسائیوں کا حال بیان کرنا کچھہ ضرورت ہی نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرات عیسائی بجائے اسکے کہ خداوند تعالےٰ کی خالص طور پر پرستش کریں مسیح کی پرستش میں مشغول ہیں اور بجائے اس کے کہ اپنے کار و بار میں خدا سے مدد چاہیں مسیح سے مدد مانگتے رہتے ہیں اور اونکی زبانوں پر ہر وقت ربنا المسیح ربنا المسیح جاری ہے۔ سو وہ لوگ مضمون ایاک نعبد و ایاک نستعین پر عمل کرنے سے محروم اور راندہ درگاہ الٰہی ہیں۔

ساتویں صداقت جو سورۃ فاتحہ میں درج ہے اھدنا الصراط المستقیم ہے جسکے معنے یہہ ہیں کہ ہمکو وہ راستہ دکھلا اور اوس راہ پر ہمکو ثابت اور قائم کر کہ جو سیدھا ہے جس میں کسی نوع کی کجی نہیں۔ اس صداقت کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی حقیقی دعا یہی ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ طلب کرے کیونکہ ہر یک مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے طبعی قاعدہ یہ ہے کہ اون وسائل کو حاصل کیا جائے جن کے ذریعہ سے وہ مطلب ملتا ہے اور خدا نے ہر یک امر کی تحصیل کے لئے یہی قانون قدرت ٹھیرا رکھا ہے کہ جو اوس کے حصول کے وسائل ہیں وہ حاصل کئے جائیں اور جن راہوں پر چلنے سے وہ مطلب مل سکتا ہے وہ راہیں اختیار کی جائیں اور جب انسان صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک قدم مارے اور جو حصول مطلب کی راہیں ہیں اُنپر چلنا اختیار کرے تو پہر مطلب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے لیکن ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ اون راہوں کے چھوڑ دینے سے جو کسی مطلب کے حصول کے لئے بطور وسایل کے ہیں یونہی مطلب حاصل ہو جائے بلکہ قدیم سے یہی قانون قدرت بندھا ہوا چلا آتا ہے کہ ہر یک مقصد کے حصول کے لئے ایک مقرری طریقہ ہے جبتک انسان اوس طریقہ مقررہ پر قدم نہیں مارتا تب تک وہ امر اوسکو حاصل نہیں ہوتا پس وہ شئے جسکو محنت اور کوشش اور دعا اور تفرع سے حاصل کرنا چاہئے صراط مستقیم ہے جو شخص صراط مستقیم کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اوسکی کچھہ پروا رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کجرو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمت الٰہی یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اول صراط مستقیم کو طلب کر پہر یہ سب کچھہ تجھے آسانی سے ملجائے گا سو سب دعاؤں سے مقدم دعا جسکی طالب حق کو اشد ضرورت ہی طلب صراط مستقیم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہمارے مخالفین اس صداقت پر قدم مارنے سے بھی محروم ہیں عیسائی لوگ تو اپنی ہر دعا میں روٹی ہی مانگا کرتے ہیں اور اگر کہا ہمکر اور پیٹ بہر کر بھی گرجا میں آویں پھر بھی جھوٹ موٹ اپنے تئیں بہوکے ظاہر کر کے روٹی مانگتے رہتے ہیں گویا اون کا مطلوب اعظم روٹی ہی ہے۔ ولیس۔ آریہ سماج والے اور دوسرے اُن کے بت پرست بہائی اپنی دعاؤں میں جنم مرن سے بچنے کے لئے یعنی اواگون سے جو اون کے زعم باطل میں ٹھیک اور درست ہے طرح طرح کے اشلوک پڑھا کرتے ہیں اور صراط مستقیم کو خدا سے نہیں مانگتے علاوہ اسکے اللہ تعالےٰ نے تو اسجگہ جمع کا لفظ بیان کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کوئی انسان ہدایت طلب کرنے اور انعام الٰہی پانے سے ممنوع نہیں ہے مگر بموجب اصول آریہ سماج کے ہدایت طلب کرنا گنہگار کے لئے نا جائز ہے اور خدا اوسکو ضرور سزا دیگا اور ہدایت پانا نہ پانا اُسکے لئے برابر ہے۔ برہمو سماج والوں کا دعاؤں پر کچھہ ایسا اعتقاد ہی نہیں وہ ہر وقت اپنی عقل کے گھمنڈ میں رہتے ہیں اور نیز اونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ کسی خاص دعا کو بندگی اور عبادت کے لئے خاص کرنا ضروری نہیں انسان کو اختیار ہے جو چاہے دعا مانگے مگر یہ اون کی سراسر نادانی ہے اور ظاہر ہے کہ اگرچہ جزوی حاجات صدہا انسان کو لگی ہوئی ہیں مگر حاجت اعظم جسکا دن رات اور ہر یک دم فکر کرنا چاہئے صرف ایک ہی ہے یعنی یہ کہ انسان اون طرح طرح کے حجب ظلمانیہ سے نجات پاکر معرفت کامل کے درجہ تک پہونچ جائے اور کسی طرح کی نابینائی اور کور باطنی اور بے مہری اور بے وفائی باقی نہ رہے بلکہ خدا کو کامل طور پر شناخت کر کے اور اوس کی خالص محبت سے پر ہوکر مرتبہ وصال الٰہی جس اوس کی سعادت تامہ ہے پالیوے یہی ایک دعا ہے جس کی انسان کو سخت حاجت ہے اور جسپر اوس کی ساری سعادت موقوف ہے سو اوس کے اصول کا سیدھا راستہ یہی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم کہے کیونکہ انسان کے لئے ہر یک مطالب کے پانے کا یہی ایک طریق ہے کہ جن راہوں پر چلنے سے وہ مطالب حاصل ہوتا ہے ان راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے اور وہی راستہ اختیار کرے کہ جو سیدھا منزل مقصود تک پہونچتا ہے اور بے راہیوں کو چھوڑ دے اور یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ ہر شیئے کے حصول کے لئے خدا نے اپنے قانون قدرت میں صرف ایک ہی راستہ ایسا رکھا ہے جسکو سیدھا کہنا چاہئے اور جبتک ٹھیک ٹھیک وہی راستہ اختیار نہ کیا جائے ممکن نہیں کہ وہ چیز حاصل ہو سکے جسطرح خدا کے تمام قواعد قدیم سے مقرر اور منضبط ہیں ایسا ہی نجات اور سعادت اُخروی کی تحصیل کے لئے ایک خاص طریق مقرر ہے جو مستقیم اور سیدھا ہے سو دعا میں وضع استقامت یہی ہے کہ اوسی طریق مستقیم کو خدا سے مانگا جائے۔ آٹھویں اور نویں اور دسویں صداقت جو سورت فاتحہ میں درج ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین ہے۔

(باقی)

تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر دو اشتہار بعنوان الدعوت والانذار پڑھکر جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی۔ وہ تو ایک وجدانی بات ہے جسکا اظہار مجھے مقصود نہیں صرف اپنے احمدی بھائیون کو اس نقرے کی طرف (جو اسی اخبار مین کسی دوسری جگہ مطبوع ہے) توجہ دلانا مطلوب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہندو عیسائی وغیرہ مذاہب کے لوگون مین ان اشتہارون کی اچھی طرح اشاعت ہونی چاہیئے؟

اب میری عرض یہ ہے کہ شہرون مین تو پریس اور تعلیم و تعلم کا چرچا ہونے کے باعث حضرت اقدس کے ارشاد کی تبلیغ فوراً ہو سکتی ہے بلکہ مجھے تو یہانتک امید ہے کہ اگر اشتہارات علیحدہ طور سے چھپوا کر بھی تقسیم کئے جائین۔ تو بھی بذریعہ اخبارات و دیگر ذرائع یہ کام بوجہ احسن ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا ان دیہات کا بھی خیال آپ صاحبان کو ہے یا نہین۔ جہان اس قسم کا کوئی ذریعہ نہین اسلئے وہ ان اشتہارون سے بالکل بیخبر رہتے ہین۔ حالانکہ وہ اس بشہری کے بلحاظ سادگی کے شہری بھائیون سے زیادہ مستحق ہین۔

مین دیکھتا ہون کہ بعض ملانون اور گدی نشینون کی کارستانیون سے سلسلہ عالیہ احمدیہ دیہات مین نہایت بدنام ہو رہا ہے اور ایسے ایسے عقاید و اعمال انکی طرف منسوب کئے جاتے ہین جو ہمارے وہم و خیال مین بھی نہین گذرے۔ اب ان عقاید و اعمال کے رو سے اگر سادہ مزاج دیہاتی ان پڑھ زمیندار ہمین یا ہمارے امام ہمام علیہ السلام کو برا بھلا کہے۔ تو میرے خیال مین وہ اسوقت تک معذور ہے جبتک کہ اسپر اتمام حجت نہ ہو اور کھول کھول کر اسکے سامنے اپنے عقیدون کو بیان نہ کر دیا جائے۔

مگر مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے کہے کا بھی ان کو اعتبار نہین آتا کیونکہ متواتر ان سے وہ ایسی ایسی باتین سنتے رہتے ہین جن سے بدگمانی و غلط فہمی کی انتہا ہو جاتی ہے۔ ابھی تھوڑے دلون کی بات ہے کہ ایک شخص احمدیون سے اپنا سخت تنفر ظاہر کر رہا تھا وہ ان کو گالیان دینا تو اب کا کام سمجھتا تھا۔ مین نے پوچھا۔ مرزائیون کو اتنا برا سمجھنے کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا وہ تو اب کلمہ چھوڑ بیٹھے ہین لا الٰہ الا اللہ مرزا رسول اللہ پڑھتے ہین اور اسکے علاوہ محرمات کا چندان لحاظ نہین۔ خود ان کا امام کہتا ہے مین (معاذ اللہ) خدا کا باپ ہون۔ وغیرہ ذالک۔ پوچھا گیا کہ تمہین کسطرح معلوم ہوا؟ تو اس نے ایسے ایسے بتانے والون کے نام لئے جو ہیچ قرب و جوار مین اپنے زہد و علم و تقوےٰ کے باعث رجوع خلایق ہین۔ مجھے افسوس آیا کہ ان لوگون نے اپنی دکانون کو چلانے کیلئے کسقدر جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا شروع کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ جب انہین معلوم ہوا کہ مسیح کی وفات وغیرہ اصول اسلام مین داخل نہین۔ اور صرف اس مسئلہ کے پھیلانے سے عام دیہاتی لوگون کو فرقہ احمدیہ سے نفرت نہین ہو سکتی اسلئے انہون نے خود بہتان باندھنے شروع کئے۔ تاکہ اس طرف متوجہ ہونیسے باز رہین اور ہماری آمدنیون مین فرق نہ پڑے۔

اس سے بڑھ کر مشکل یہ تھی (جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حل ہو رہی ہے) کہ نازک علمی مسایل دیہاتی جہال کی سمجھ مین آسانی سے بہت دشوار ہین وہ تو ایک سبق ہی پڑھے ہوئے ہین انا وجدنا آباءنا علیٰ امۃ وانا علیٰ اثارھم مقتدون۔

پس جبتک قہری نشانات پے در پے ظاہر نہ ہوتے۔ جوق در جوق لوگون کا متوجہ ہونا قرین قیاس نہین تھا سو طاعون کے متواتر حملون نے کسیقدر خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔ اب خوفناک زلزلہ کے دھکے نے دلون کو ہلانے مین کچھہ کسر باقی نہین رکھی۔ اب صرف ایک تحریک کی صورت ہے وہ یہ ہے کہ اشتہار **الوصیت۔ الدعوت الانذار** لاکھون کی تعداد مین چھپوائے جائین اور ایسا انتظام ہو کہ ہر گاؤن مین دو دو چار چار اشتہار اپنے احمدی بھائیون کی معرفت تقسیم کرا دیئے جائین اگر ہمارے احمدی بھائی ہمت کرین تو کچھ بڑی بات نہین مین اپنے ضلع کیلئے تو جناب خانصاحب مکرم منشی محمد نواب خان سلمہ الرحمان و شیخ الٰہی بخش تاجر کتب۔ مولوی محمد فضل الدین صاحب کھاریان مولوی امام الدین صاحب گولیکی وغیرہ بزرگون کو تحریک کرتا ہون کہ وہ چندہ جمع کر کے یہ تینون اشتہار خوشخط چھپوا لین اور پھر ایسا انتظام کرین کہ ہر گاؤن مین ایک ایک اشتہار پہونچ جائے۔ اس سے نہ صرف ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہون گے بلکہ عند اللہ بھی ماجور ٹھہرین گے اسیطرح ہر ضلع کی جماعت کے اصحاب اہتمام کر کے سعادت دارین حاصل کر سکتے ہین ان ٹوٹے پھوٹے لفظون مین جو تحریک کی گئی ہے امید ہے قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔

(ایک احمدی گجراتی از گولیکی)

مواعظ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وہ مواعظ و نصائح جو وقتاً فوقتاً آپنے اپنے زمانہ خلافت مین فرمائے کتاب ازالۃ الخفا تصنیف حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سے نقل کئے جاتے ہین۔

(۱) عبد اللہ بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک روز اپنے خطبہ مین فرمایا کہ ای لوگو مین تمہین وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرنے کی اور اس بات کی کہ تم خدا کی تعریف کرو جو اوسکے سزاوار ہو اور خدا سے امید و خوف دونون رکھو اور دعا کرتے وقت گڑگڑایا کرو دیکھو اللہ نے حضرت زکریا اور انکے گھر والونکی اس بات پر تعریف فرمائی ہے فرمایا کہ انھم کانوا یسارعون فی الخیرات و یدعوننا رغبا و رھبا و کانوا لنا خاشعین (ترجمہ بیشک وہ لوگ نیکی مین جلدی کرتے تھے اور ہمین امید وار خوف کیساتھ پکارتے تھے اور ہمارے سامنے گڑگڑاتے تھے) ای خدا کے بندو اللہ نے تمہاری جانین اپنے حقوق مین رہن کر دی ہین۔ اور اس بات پر تمسے عہدے لیا ہے اور خدا نے تمسے ایک قلیل اور فانی چیز لیکر ایک کثیر اور باقی چیز کے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ خدا کی کتاب تمہارے پاس موجود ہے جسکے عجائب کبھی فنا نہ ہونگے اور اسکی روشنی کبھی نہ بجھیگی لہذا تم اسکے قول کی تصدیق کرو اور اسکی کتاب سے نصیحت حاصل کرو اور تاریک دلون کیلئے اس سے روشنی حاصل کرو خدا نے تمہین عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور تمہارے اوپر لکھنے والے فرشتونکو مقرر فرمایا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ان فرشتونکو معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر ای خدا کے بندو صبح شام مین تمہاری موت آنیوالی ہے جسکا تمہین علم نہین پس اگر تمسے ہو سکے کہ جس وقت تمہین موت آئے اسوقت تم خدا کے کام مین ہو تو ایسا کرو۔ اور اس بات کی توفیق خدا ہی کیطرف سے ہوتی ہے لہذا اپنی زندگی کی مہلت مین موت آنے سے پہلے جسقدر نیکیان ہو سکین کر لو۔

۲۔ حضرت انس کہتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے خطبہ مین انسان کی ابتدائے پیدائش کی کیفیت بیان فرمائی اس ضمن مین بیان کیا کہ آدمی پیشاب کے مقام سے دو مرتبہ نکلتا ہے (ایکمرتبہ بوقت استقرار حمل باپ کے عضو سے دوسری مرتبہ وقت ولادت ماں کی عضو سے) اس بیان کا وہ اثر ہوا کہ ہم مین سے ہر شخص اپنے آپکو ناپاک سمجھنے لگا۔ حضرت محدث دہلوی لکھتے ہین کہ یہ خطبہ تکبر نفس کا عمدہ علاج ہے مگر یہ بیان موثر کسکو ہو۔

۳۔ ایکمرتبہ حضرت ابو بکر صدیق نے دنیا کی ناپایداری کا نقشہ لوگونکی نظر مین کھینچا) خطبہ مین فرمایا کہ وہ حسین صبیح جنکو اپنی جوانی پر ناز تھا کہان گئے وہ بادشاہ جنہون نے شہر آباد کئے تھے اور قلعہ بنائے تھے کہان گئے وہ بہادر لوگ کہان مین جو میدان جنگ مین غالب ہوا کرتے تھے زمانہ نے انکو ملا دیا اور اب وہ قبرون کی تاریک کوٹھون مین پڑے ہوئے ہین فریاد ہے فریاد ہے

۴۔ ایکمرتبہ حضرت ابو بکر صدیق اپنی زبان کو پکڑے ہوئے کھینچ رہے تھے اسی اثنا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے انہون نے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ آپ یہ کیا کر رہے ہین فرمایا کہ اسی نے مجھے بڑی سخت سخت مہلکون مین ڈالا ہے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدن کا ہر عضو زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔

۵۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ اپنی وفات سے ایک برس پہلے حضرت ابو بکر صدیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ پچھلے سال گرمیون مین مین نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یہ کہکر رو نے لگے پھر کہا کہ پارسال گرمیون مین مینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یہ کہکر پھر رونے لگے پھر کہا کہ پارسال گرمیون مین مینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے خدا سے صحت تندرستی اور گناہون کی بخشش کی درخواست کرو اور باہم بغض و عداوت نہ رکھو اور حسد نہ کرو اور اے خدا کے بندو سب آپسمین بھائی بھائی ہوکے رہو جیسا تمہین خدا نے حکم دیا ہے۔

۶۔ حضرت انس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عمر سے فرمایا کہ ہمارے ہمراہ ام ایمن کی پاس چلو تاکہ ہم انکی زیارت کرین جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی دیکھنے کو تشریف لیجایا کرتے تھے چنانچہ یہ دونون جب انکے پاس پہونچے تو وہ رو رہی تھین ان دونون نے انہین سمجھایا اور کہا کہ تم کیون روتی ہو جو کچھ اللہ کی پاس ہے وہ اسکے رسول کیلئے بہتر ہے راوی کہتا ہے کہ ام ایمن نے کہا کہ مین اس سبب سے نہین روتی کہ مین اس بات کو جانتی نہین ہون کہ جو کچھ اسکے پاس ہے وہ اسکے رسول کیلئے بہتر ہے بلکہ مین صرف اسی وجہ سے روتی ہون کہ وحی کا آنا موقوف ہو گیا اس بات کو سنکر ان دونون کا دل بھی بھر آیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۷۔ ایکمرتبہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے خطبہ مین فرمایا کہ خبردار کوئی مسلمان کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ کم درجے کا مسلمان بھی اللہ کے نزدیک بڑا رتبہ رکھتا ہے۔

۸۔ جب حضرت ابو بکر صدیق نے ملک شام کیطرف جہاد کرنے کیلئے لشکر بھیجا تو حضرت ابو بکر صدیق نے خطبہ پڑھا اسمین بیان فرمایا کہ تم لوگ خوش ہو جاؤ اسلئے کہ مین سمجھتا ہون کہ یہ کام حد کمال کو پہونچیگا یہانتک کہ تم لوگ روٹی اور روغن زیتون سے سیر ہو جاؤ گے۔

یہ بشارت تھی فتح شام کی کہ وہان روغن زیتون بہت پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے ایک خطبہ مین یہ بھی فرمایا

ڈاکٹر برخوردار خان عیسائی کے سوالون کا جواب

کوئٹہ سے میرے ایک محترم بہائی نے ڈاکٹر برخوردار خان عیسائی کی ایک تحریر میرے پاس اس غرض سے بہیجی ہے کہ مین اسکو مع اسکے جواب کے الحکم مین چہپا دون۔ یہہ تحریر میرے پاس دیر سے آئی ہوئی ہے لیکن مین بعض اہم امور مین معروف ہونیکی وجہ سے اسپر توجہ نہ کرسکا۔ لیکن آج مجھے موقع ملا ہے کہ اسکو مع اسکے جواب کے چہاپ دون۔ بحول وقوتہ تعالیٰ۔ ایڈیٹر

سوال

بخدمت جمیع علماء ملت محمدیہ بذریعہ عالمشیر خان التماس کہ موافق عقائد اصول فرق محمدیان قرآن منزل من اللہ ہے اور بدلائل واسنادات قرآن صاف ظاہر ہے کہ محمد صاحب تسلط شیطان سے محفوظ کیا گیا تہا۔ **اوّل** بوقت تلاوت قرآن پناہ مانگنا ساتھ اللہ کے شیطان راندہ ہوئے سے محمد صاحب پر فرض تہا پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۳+۱۰۰ الیس رسول ہوکر ترک فرض نہین کرسکتا اور بعد تعمیل حکم تسلط شیطان سے محفوظ۔

دوسرا جو متوکل بخدا اور ایماندار ہین اونپر تسلط شیطان نہین ہے۔ اِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ اور بہ نسبت ایمانداران ومتوکلان بخدا پیروان اپنے کے محمد صاحب زیادہ تر ایماندار اور متوکل بخدا کہا جائیگا اسواسطے اوسپر ہرگز تسلط شیطانی ہو نہین سکتا۔

تیسرا تسلط شیطان کا مشرکون پر اور جو شیطان کے ساتہہ مودت رکہتے ہین ہوتا ہے إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ پس جبکہ محمد صاحب نہ مشرک اور نہ شیطان کے ساتہہ مودت رکہتا ہے تو یہہ بہرصورت محفوظ ہوئے۔

چوتہا حفاظت اور نگہبانی ابلاغ کے واسطے جماعت فرشتون کی پس وپیش رہتی تہی پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲ باوجود اتنی حفاظت کے اگر پیغامون مین زیر بالائی ہو یا شیطان مداخلت کرے تو حاضر رہنا اور حفاظت کرنا فرشتون کا سراسر بیجا اور بیفائدہ ہوا۔

پانچوان سورہ والنجم کی تمہید مین محمد صاحب کی خدا نے بڑی زور شور سے قسم کہا کر فرمایا کہ محمد صاحب گمراہ نہین ہوا جو کچہہ بولتا ہے ہوا نفس سے نہین بلکہ وحی کی رو سے بولتا ہے اور اوسکو شدید القویٰ نے سکہلایا ہے اس موقعہ پر بہی شیطان کا تسلط کرنا بجاء خود ملکہ ہو نہین سکتا۔ اور مفسر تفسیر معالم التنزیل متفق الرائے ابن عباس اور محمد بن کعب القرظی وغیرہما من المفسرین بخلاف آیات قرآنی مذکورہ بالا تفسیر کیا۔ **قولہ** وکان يوم في مجلس القريش فانزل الله تعالى سورة والنجم فقرءها رسول الله وحتى بلغ قوله افرأيتم اللات والعزى ومناة الثالثة الاخرى القى الشيطان على لسانه بما كان يحدث به نفسه وتمناه تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترجى فلما سمعت قريش ذالك فرحوا به۔ مفسرین کہتے ہین کہ بروز نزول سورہ والنجم جسوقت محمد صاحب پڑہنے لگا تو موافق صلاح نفس اور خواہش محمد صاحب کے شیطان نے اوسکی زبان پر کلمات تعریف بتون کے القاء کردئے اور قریش سنکر خوش ہوئے یہہ عجب حیرت انگیز تفسیر ہے کیونکہ جب صلاح نفس اور خواہش محمد صاحب کی پہلے سے تہی تو القا کرنا شیطان کا کیا معنی رکہتا ہے۔ یعنی عوالی ادانی اسبات کو جانتے ہین کہ جو کچہہ دل مین ہوتا ہے وہ زبان پر آتا ہے ہان اگر صلاح نفس اور خواہش دلی کو مشورہ شیطانی کہا جاوے تو البتہ جاے دارد۔ اور وہ صلاح نفس اور تمنا دلی یہہ معنے رکہتی ہین کہ بتون کی تعریف کرنے سے مشرکان عرب خوش ہوکر مطیع ہوجاوینگے لیکن اونہون نے بخلاف اوس کے یہہ سمجہا ہوگا کہ پہر محمد صاحب نے پیروی اباء اجداد اپنے کی قبول کرلی اسواسطے خوش ہوئے ہونگے اور جب موافق صلاح نفس اور مشورہ مجوزہ کے مطلب برآری نہ ہوئی تو ضرور باعث رنج خاطر ہوا ہوگا اور منسوخ کرنا اوس آیت کا بہی لازم آیا۔ اب مضمون مفسرون کا اور آیات قرآنی مذکورہ بالا جن سے محمد صاحب کا محفوظ رہنا تسلط شیطان کے سے پایا جاتا ہے میزان عقل مین وزن کیا گیا تو قرآن کا مضمون مفسرون کی تفسیر اور تشریح سے زیادہ معتبر ہے پس تفسیر کرنا اونکا سراسر غلط بلکہ الزام اور افترا ہے کیونکہ اگر تفسیر کرنا اونکا صحیح ہو تو قرآن کو منزل من اللہ کہنا باطل بلکہ خود ساختہ کلام انسان کہا جائیگا اور وعدہ الٰہی محفوظ ہونے تسلط شیطان سے محض پیغمبر بنکر حاضرین کی تسلی کرتے تہے ورنہ یہ بات بے بنیاد تہی۔ لیکن جب مضمون آیت قرآن جسکا مفسرون نے تفسیر کیا بنظر غور دیکہا۔ تو فی الحق قول مفسرون کا صحیح اور درست ہے پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۷+۱۵۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ اپنی بات کی درستی کیواسطے اوروں پر الزام لگایا ورنہ کسی پیغمبر نے ایسا تمنا نہین کیا اور کلمات تعریف بتون کے شیطان نے اوسکی زبان پر القا نہین کئے الا محمد صاحب نے۔ اور متن قرآن سے یہہ بہی صاف ظاہر ہوا کہ جو مضمون بصلاح نفس اور تمناء دلی رسول کے ہو اوسمین القاء شیطانی ضرور ہوجاتا ہے اور جب القاء شیطانی ہوا تو تعمیل کرنا اوسکا داخل گناہ اور صدور گناہ باعث ناراضگی خدا چنانچہ وہ آیت جسمین تعریف بتون کی تہی منسوخ کی گئی۔ اور دوسری جگہ قرآن مین فرمایا کہ جو منسوخ کرتے ہین ہم آیات سے یا بہلا دیتے ہین ہم لاتے ہین ہم بہتر اوس سے یا مانند اوسکے پارہ اول سورہ بقر رکوع ۱۳-۱۰۰ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ بہلا دینا تو خدا کی ذات کا خاصہ نہین کیونکہ جسمین سہو اور نسیان ہے وہ خدا نہین اور آیت منسوخ شدہ کے مانند یا بہتر اوس سے لانیکا یہہ معنی ہوگا کہ جسوقت محمد صاحب نے القا کردیا کہ وہ بلند پرواز اور صاحب شفاعت ہین۔ وہ آیت تو منسوخ ہوگئی پس اوس سے بہتر یہ آیت نازل ہوئی کہ جس مین رضا اور پسندی محمد صاحب کی تہی یا بابت اور بتخانہ سجدہ گاہ محمد صاحب اور جمیع امت محمدیہ کا ہوگیا۔ پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۱۷+۱۴۵ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔ اور تا زمان فتح مکہ بموجودگی جملہ بتون کے محمد صاحب اور جمیع امت محمدیہ اونکا سجدہ کرتے رہے اور بعد فتح مکہ کے اور تو سب معبود نکالے گئے لیکن ایک حجر الاسود منجملہ اون خداؤن کے رکہکر واحد پرستی معروف کی گئی۔ لہذا عرض رسان ہون کہ وہ آیت جسمین خواہش نفس اور تمنا تعریف بتون کی تہی منسوخ ہوگئی۔ اور جب بموجودگی اون سب بتون کے اوس بتخانہ کا سجدہ کرنا محمد صاحب نے پسند کیا تہا اوس کو بہی تمناء دلی کہا جائیگا تو ضرور القا شیطانی ہوا اور اگر القا شیطانی کہنا ناجائز ہو تو اوس کے ثبوت مین سند پختہ سے مطلع فرماوین۔

رقیمہ برخوردار خان مشن اسپتال کوئٹہ

فاما الجواب

:۔ ڈاکٹر برخوردار خان صاحب کا سوال ہی انکے اعتراض کی تردید کے لئے کافی ہے تاہم مین اسپر کسیقدر بسط سے کلام کرنا چاہتا ہون۔

لاریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدرجہ اولیٰ شیطانی تسلط سے پاک ہین آپ کی تو شان ہی ارفع اور اعلےٰ ہے شیطان کا تسلط قرآن کریم کے رو سے کسی پر بہی نہین جیسا کہ خود خدا تعالےٰ نے کی مجید کتاب فرمائی ہے۔ ان عبادی لیس لک علیہم سلطان یعنی اے شیطان میرے بندون پر تجہے ہرگز تسلط حاصل نہین۔ ہان مین انجیل کا ذکر ہرگز نہین کرتا۔ کیونکہ انجیل کی رو سے تو یسوع پر بہی جو ایک نادان قوم نے خدا بنا لیا ہے) شیطان کا بہت بڑا تسلط ہے وہ یسوع کو اپنے ساتہہ لے گیا۔ یسوع نے اسکی پیروی کی اور چالیس دن تک وہ بئس القرین یسوع کو لئے پہرتا رہا۔ اگر ڈاکٹر برخوردار خان صاحب انکار کرین تو مین انہین مفصل بتا سکتا ہون۔ غرض قرآن کریم کی رو سے شیطان کا کسی پر بہی تسلط نہین + اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام انسان کو دعاؤن سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے برخلاف اسکے یسوع ناصری کا پیرو بجز آج کی روٹی کے اور کچہہ مانگتا ہی نہین۔

بہرحال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لاریب شیطانی تسلط سے بالکل پاک اور معصوم ہین بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ میرا شیطان مسلمان ہوگیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو کچہہ قرآن مجید نے فرمایا وہ سراسر حق اور صحیح ہے۔ یہہ امر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتون کی تعریف کی اور وہ القاء شیطانی تہا محض اتہام اور سراسر باطل ہے نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتون کی تعریف کی اور نہ اس کا کوئی ثبوت قرآن مجید مین ہے نہ حدیث کے اعلےٰ طبقہ مین۔ اگر کسی مفسر کا قول ہمیشہ حجت ہوسکتا ہے تو کیا برخوردار خان انجیل مین مفسرین کے اقوال ماننے کو آمادہ ہین۔ تعجب کی بات ہے کہ برخوردار خان قرآن شریف کی بنا پر اعتراض کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اتنا بہی علم نہین ہے کہ سارا قرآن شریف بتون اور بتون کی پرستش کی مذمت سے بہرا ہوا ہے۔ قرآن شریف کی توحید تو مخالف سے مخالف پادریون اور دشمنون نے بہی تسلیم کی ہے + یہی اعتراض پنڈت لیکہرام آریہ مقتول نے بہی کیا تہا اسکا جواب جو بہت ہی صحیح اور لاجواب ہے حضرت حکیم الامتہ نے تصدیق مین دیا ہے۔ جسکو مین یہان درج کردیتا ہون۔

مکذب نے صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب مین سورہ نجم کے حوالہ سے یہہ لغو فقرہ **تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى**۔ اعتراض کرنے کو لکہا ہے **اسلام** کے مختلف فرقے دنیا مین موجود ہین سب کے پاس **قرآن** ہے مگر تعجب ہے کہ کسی مین یہہ موجود نہین اور ہو کیسے **قرآن کریم** کی شان اس سے **اعلےٰ وارفع** ہے کہ اس **مجموعہ توحید** مین ایسا

مشرکانہ مضمون ہوا بحقیقت میں قرآن پر کوئی اعتراض نہ رہا۔

مکذب فٹ نوٹ میں۔ "مفصل حال اسکا معالم جلالین بیضاوی معتمد میں ذکر ہے"

مصدق نے ان تفاسیر کیطرف رجوع کیا۔ مگر ان میں یہہ لکھا پایا جو ناظرین کے عرض خدمت ہے

بیضاوی نے اس واہی قصہ کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ تلك الغرانیق العلی الخ پڑہا تہا لکھکر کہا ہے وھو مردود عند المحققین اور یہی بات معالم کے حاشیہ پر مرقوم ہے۔ تفسیر **فتح البیان** میں لکھا ہے تلك الغرانیق کی نسبت یہ کہنا کہ رسول اللہ نے سورہ نجم میں اسکو پڑہا۔ صحیح نہیں چنانچہ کہتے ہیں لم یصح شئی من ھذا ولا ثبت بوجہ من الوجوہ ومع عدم صحتہ بل بطلانہ فقد دفعہ المحققون بکتاب اللہ سبحانہ۔

حیث قال اللہ تعالےٰ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔

وَقولہ تعالیٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ۔

وَقولہ تعالیٰ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ۔ فنفی المقاربتہ للرکون فضلاً عن الرکون۔

قال البزار۔ ھذا حدیث لا نعلمہ یروی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم باسناد متصل +

قال البیھقی ھذہ القصۃ غیر ثابتۃ من جھۃ النقل ثم اخذ یتکلم ان رواۃ ھذہ القصہ مطعونون فیھم +

قال امام الائمۃ ابن خزیمہ ان ھذہ القصۃ من وضع الزنادقۃ +

قال الرازی ھذہ القصۃ باطلۃ موضوعۃ لا یجوز القول بھا +

قال اللہ تعالیٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ +

وَقال اللہ تعالیٰ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ۔

ولا شك ان من جوز علی الرسول تعظیم الاوثان فقد کفر لان من المعلوم بالضرورۃ ان اعظم سعیہ کان فی نفی الاوثان +

قال ابن کثیر فی تفسیرہ ان جمیع الروایات فی ھذا الباب اما مرسلۃ او منقطعۃ لا تقوم الحجۃ بشئی منھا۔ ثم قال نقلاً عن غیرہ انھا جمیعھا لا تقوم بھا الحجۃ لانہ لم یروھا احد من اھل الصحۃ ولا اسندھا ثقۃ بسند صحیح او سلیم متصل۔

(فتح البیان مختصراً)

وقال فی الکبیر روی عن محمد بن اسحاق بن خزیمہ انہ سئل عن ھذہ القصۃ فقال ھذا وضع من الزنادقۃ وصنف فیہ کتاباً۔

غرض

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تو یہ اعتراض ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا البتہ یسوع جنکا ذکر انجیل میں ہے اسپر یہہ اعتراض بڑی صفائی سے ہو سکتا ہے کہ اسنے چالیس دن تک جبیں القرین شیطان کے ساتھہ رہکر زندگی بسر کی۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اور آیت **مآ ارسلنا من قبلك من رسولٍ ولا نبیٍ** الآیۃ سے جو یہ مفہوم پیدا کیا ہے کہ نبیوں یا رسولوں کی تمنی میں شیطان القا کر دیتا ہے اسکو مردہ پرست عیسائی کب سمجہہ سکتا ہے۔

اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو الہامات اور وحی نبیوں کو ہوتی ہے وہ انکے اپنے خیالات یا تمنی کا نتیجہ ہوتا ہے بلکہ یہ آیت تو ایک عظیم الشان **سرّ نبوت** کو بیان کرتی ہے۔ اسکا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ جب کوئی نبی یا رسول آتا ہے تو اوس کی خواہش اور آرزو اصلاح ملک وقوم ہوتی ہے اسکی تمنا بجز اسکے نہیں ہو سکتی کہ وہ فسق و فجور کے گڑہے میں پڑے ہوئے شریرون کو نکال کر خدائے قدوس کے آستانہ پر جہکا دین مگر شریر اور ناپاک لوگ جو شیطان کا مظہر ہوتے ہین اسکی راہ مین روکین ڈالتے ہین اور اسکی تبلیغ کو بند کرنا چاہتے ہین لوگون کو ہر طرح اس سے دور رکہنے کی سعی کرتے ہین۔ لیکن انجام کیا ہوتا ہے **فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان** شیطان اور اسکے مظاہر ناکام اور نامراد رہتے ہین اور خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل آخر کامیاب ہوتے ہین۔

دور کی باتین شاید آپ سمجہہ نہ سکین آج بہی دنیا مین خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور مرسل موجود ہے اسکی تمنی یہہ ہے کہ وہ **مردہ پرست** نصرانیت کے عقاید کو دور کرے اور حی و قیوم خدا کے حضور سب کو جہکا دے۔ لیکن خبیث شیطان چاہتا ہے کہ اسے اس مقصد مین کامیابی نہ ہو۔ وہ اپنے مظاہر کے ذریعہ اسکی راہ مین روکین ڈال رہا ہے مختلف طرز و طرق پر اسے دُکہہ دیا جاتا اور ستایا جاتا ہے اسکی جماعت پر افترا باندہے جاتے۔ جب دلائل و حجج مین عاجز آجاتے ہین تو مقدمات اور جہوٹی مخبریون سے اسے گزند پہونچانا چاہتے ہین لیکن شیطان اور اسکا لشکر دیکہہ لیگا کہ **انجام کار فتح اسی مامور کی ہے** توحید کا جہنڈا گڑیگا اور مردہ پرست نصرانی استخوان پرستی سے باز آکر حی و قیوم خدا کو اپنا اکیلا اور یکتا خدا سمجہین گے۔

اس آیت کا مطلب اور مفہوم تو یہ ہے۔ لیکن نادان انسان جو خدا پرستی کی راہون کو چہوڑ کر شیطانی خیالات کا اسیر ہو کر اندہیرے مین چلتا ہے۔ وہ اپنے نفس کا غلام ہو کر اولٹے معنے کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ؔ اس قسم کی کوئی بات بہی کسی وجہ سے ثابت اور صحیح نہین ہوئی۔ اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اسکا بطلان ظاہر ہے۔ مگر محققین کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب ہی تو اسے رد کر رہی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر یہ (نبی) ہماری نسبت کوئی جہوٹی بات لگاتا تو ہم اسکا دہنا ہاتہ پکڑتے پہر ہم اسکی رگ حیات کو کاٹ ڈالتے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ نبی اپنی طرف سے نہین بولتا۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر ہم تجہکو مضبوط نہ رکہتے تو تو ان کی جانب قریب تہا کہ مائل ہو جاتا۔ اب یہ آیت مقاربت میلان کی بہی نفی کرتی ہے چہ جائیکہ انکی جانب کا میلان آپ کی جانب ہوتا۔ بزار کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو متصل اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ بیہقی کہتے ہین۔ یہ قصہ نقل کے قانون کے لحاظ سے ثابت نہین ہوا۔ پہر بیہقی نے یہ کلام کیا ہے کہ اس قصہ کے راویون مین طعن کیا گیا ہے۔ امام الائمہ ابن خزیمہ کہتے ہین کہ اس قصہ کو زندیقون نے وضع کیا ہے + امام رازی کہتے ہین۔ یہ قصہ جہوٹا بناوٹی ہے اسکا ماننا ناجائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی اپنی طرف سے کچہہ نہین بولتا یہ تو وہی کہتا ہے جو اسکے دل مین وحی کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عنقریب ہم تجہے قرآن پڑہاتے ہین۔ پہر تو اوسے فراموش نہ کریگا۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہہ کہنا روا رکہے کہ آپ نے بتون کی تعظیم کی ایسا شخص بے شک کافر ہے۔ اسلئے کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بہاری کوشش بتون کا نابود کرنا تہا۔ ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہتے ہین کہ اس باب مین جتنی روائتین ہین یا تو مرسل ہین یا منقطع ہین اور ایسی روائتین حجت نہین ہوا کرتین۔ پہر امام صاحب فرماتے ہین۔ ہم تجہے سمجہا چکے ہین۔ کہ یہ تمام روائتین حجت پکڑنے کے قابل نہین ہین کیونکہ اہل صحت مین سے کسی نے انہین روایت نہین کیا اور نہ کسی ثقہ نے سند صحیح یا سلیم متصل سے انہین اسناد کیا۔ اور امام صاحب تفسیر کبیر مین کہتے ہین۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اوسنے اس قصہ کی بابت سوال کیا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ زندیقون نے اسے گہڑا ہے۔ اور اوس نے اس بارہ مین ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے +

سیرۃ المھدی کا ایک ورق

مامورون کی زندگی معمولی زندگی نہین ہوا کرتی بلکہ انکی ہر حرکت و سکون ہر آن و ادا اپنے اندر ایک بیش قیمت اخلاقی روحانی سبق رکہا کرتی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو خدا تعالےٰ کی مجید کتاب ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ نہ فرماتے۔ لیکن بہت ہی تہوڑے ہوتے ہین وہ لوگ جو ایک باریک نظر اور قلب سلیم سے شاہد مامور کی ہر حالت و ادا کو دیکہنے کے عادی ہوتے ہین جب سے کہ مجہے اللہ تعالےٰ نے دار الامان مین رہنے کا فخر بخشا ہے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک لائف پر غور کرنے اور اسے مرتب کرنے کا ایک جوش اور شوق دے رکہا ہے اور میرے اکثر احباب جانتے ہین کہ مین اس پاک لائف کے مواد جمع کرتا رہتا ہون۔ انہین سے بعض باتین آج اپنے ناظرین کو سنانی چاہتا ہون۔

دنیوی مقاصد پیش نظر نہین

اعلےٰ حضرت کے منجانب اللہ ہونے کے دوسرے دلائل و براہین مین سے آپ کی عملی زندگی کا وہ حصہ بہی عجیب ہے جو آپ اندرون خانہ مین گذارتے ہین۔ آؤ! مین تمہین آپ کی ایک اندرون خانہ مجلس کے حالات سناؤن + یہہ وقت بالکل علیحدگی کا ہے جو انسان کی حالت پر پوری روشنی ڈالنے والا ہوتا ہے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب **امتحان انٹرینس** دیکر امرتسر سے واپس آئے ہین۔ آپ کے متعلق سلسلہ کلام شروع ہوا۔ کسی نے کہا **میاں صاحب** بہت دبلے ہو گئے ہین دوسرے نے کہا۔ انکو اپنی **کمزوری** کا خیال کر کے سخت فکر لگی ہوئی ہے کہ ایسا نہ ہو فیل ہو جاؤن۔

اسپر حضرت میان صاحب سے کسی بہت ہی پیار کرنے والے نے کہا کہ آپ **دعا کرین** یہہ **پاس ہو جاوین**۔ اسپر اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ نے جو کچہہ فرمایا وہ آب زر سے ہی لکہا جاوے تو اسکی پوری قدر نہین ہو سکتی۔ یہ فقرات آپ کی اندرونی حالت کا **راز ظاہر** کئے دیتے ہین اور آپ کی پاک **سیرۃ** کو عیان کر کے دکہاتے ہین۔ فرمایا ہمین تو ایسی باتون کیطرف توجہ کرنے سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔ ...

باتون کے لئے دعا نہین کرتے۔ ہمکو نہ نوکریون کیضرورت ہے اور نہ ہمارا یہ منشاء ہے کہ امتحان اس غرض سے پاس کئے جاوین ہان اتنی بات ہے کہ یہہ علوم متعارفہ مین کسیقدر دستگاہ پیدا کرلین جو خدمت دین مین کام آئے پاس فیل سے تعلق نہین اور نہ کوئی غرض"۔

ان فقرات پر غور کرو کہ کیا کسی دنیا دار دنیا طلب کے منہ سے نکل سکتے ہین ایسی حالت اور ایسے وقت مین جبکہ وہ اپنی بیوی بچون مین بیٹھا ہوا ہے۔ مریدین اور مخلصین کی کوئی کثیر جماعت اسکے اردگرد نہین ہے۔ اس سے بڑھکر آپ کی سچائی اور صدق دعوی پر کس دلیل کیضرورت ہے کہ برخلاف ابناء دنیا کے جو اپنے بیٹون کے لئے ایسی امتحانی منزلون کے طے کرانے کے لئے کسقدر اضطراب اور قلق ظاہر کرتے ہین اور اسکے لئے ہر قسم کے جائز و ناجائز وسائل تک کے استعمال کرنے سے بھی نہین ڈرتے۔

حضرت اقدس اپنے بیٹے کی نسبت اس رنگ کی دعا سے بھی کراہت کرتے ہین یہہ واقعہ تو آپ کی زندگی مین اسی سال اور پچھلے ہی مہینے کا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی کم فہم اپنی بدفہمی سے یہہ کہہ اٹھے کہ اسوقت چونکہ مخلصین کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور کسی قسم کی کوئی حاجت اور پروا نہین اسلئے ایسا فرمایا۔ لیکن مین ایک بہت ہی پرانا واقعہ ناظرین کو سناتا ہون جبکہ نہ یہ سلسلہ تھا اور نہ اسقدر خدام گرد و پیش موجود تھے بلکہ تنہائی کی زندگی آپ بسر کر رہے تھے اور گوشہ گمنامی مین اپنے محبوب و مولا سے راز و نیاز کی باتین کیا کرتے تھے۔

اسوقت جناب خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب حال افسر مال میانوالی جو اعلیٰ حضرتؑ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہین امتحان تحصیلداری مین شریک ہوئے۔ انہون نے دعا کی درخواست کی۔ عصر کی نماز کا وقت تھا۔ آپ وضو کر رہے تھے اسوقت مرزا سلطان احمد صاحب کا عریضہ ملا۔ آپ نے وضو کرکے اسے دیکھا اور نہایت نفرت اور کراہت کے ساتھ اسے چاک کرکے پھینکدیا اور فرمایا **مین ایسی باتون کے لئے دعا نہین کرتا۔ مجھے ایسے امور کے لئے دعا کرنے سے نفرت آتی ہے۔** اسکے بعد معاً آپ کو الہام ہوا کہ **پاس ہو جائیگا۔** یہہ خدا تعالے کا فضل تھا +

غرض جہانتک آپکی پاک لائف مین نظر کرتے جاوین اس قسم کے ہزارون واقعات ملین گے۔

مخدوم الملتہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالے سے روایت فرماتے ہین کہ میان محمود والا واقعہ سنکر میرے دل مین آپ کے مستجاب اللہ ہونے کی نسبت اور بھی زیادہ مضبوط ایمان پیدا ہوگیا اسلئے کہ جیسا مین ہر موقعہ پر دیکھتا ہون اس موقعہ پر بھی وہی تجربہ سچا ثابت ہوا کہ حضرت اقدس کے پیش نظر دین اور اعلاء دین ہی ہے محض دنیا کی طرف نہ کبھی توجہ ہوئی ہے اور نہ متوجہ ہونا پسند کرتے ہین چنانچہ ایکدن فرمایا کہ

"جب کوئی شخص محض دنیا کے لئے درخواست کرتا ہے طبیعت مین بہت **کراہت پیدا** ہوتی لیکن جب کسی کی درخواست خدا تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے یا کوئی شخص کسی ابتلا مین محض دین کی خاطر مبتلا ہوتا اور ستایا جاتا ہے اسوقت دعا کے لئے بے اختیار تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔"

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام آج کل باغ مین ہین آپ کے ساتھ بعض خاص خدام اور بزرگان ملت بھی ہین ایک **خادمہ** کی روایت پر مجھے معلوم ہوا کہ جب آندھی یا بارش کے سامان نظر آتے ہین تو حضرت اقدس بہت دعا کرتے اور گھبراتے ہین اور کہتے ہین **یا اللہ** تو اپنا رحم اور فضل کر تیرے یہ عاجز بندے یہان بے سروسامان ہین۔ (یہہ آپ کے کلمات کا مفہوم ہے ایڈیٹر) یہہ واقعہ نہ صرف اعلے حضرت کی کمال **معرفت** کا ثبوت ہے بلکہ اس سے آپکی اس **دلی ہمدردی** اور **محبت** کا بھی پتہ لگتا ہے جو آپ کو نوع انسان سے عموماً اور اپنے مخلص احباب سے خصوصاً ہے کہ انکے لئے وہ کسقدر **بیتاب اور بیقرار** رہتا ہے اپنے آرام کو بھی انپر قربان کرلیتا ہے یہہ **ایثار** ماموروں کے سوا دوسرون کو نہین دیا جاتا۔ اور اسکے سوا اس واقعہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ **ماسوی اللہ** سے آپ کسقدر بیزار اور الگ ہین حقیقی ماوا اور ملجاء اللہ تعالیٰ ہی کی **ذات** کو سمجھتے ہین اور دعاؤن پر آپ کو بہت بھروسہ ہے۔

حضرت ام المومنین کو کیا فرمایا

گھر مین بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہتا ہے ایک روز حضرت ام المومنین کو مخاطب کرکے فرمایا! دیکھو! نوکرون پر سختی بالکل نہین ہونی چاہئے۔ انکو جو کچھ سمجھانا ہو نرمی سے سمجھا دیا کرو۔ اور ان کے واسطے دعا کیا کرو۔ اگر انکو ملامت کرو تو اسطرح پر کرو کہ خدا تمہین ہدایت دے۔ نیکی دے۔ سمجھ دے۔ ایسا ہی بچون کی اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاؤ تو انکو بھی جھڑکو نہین انکے لئے دعا کرو۔ اور اسی قسم کے دعائیہ کلمات سے سمجھاؤ۔

خدا تعالے کے غضب کے دن آئے ہوئے ہین وہ کسی کی پروا نہین کرتا۔ جہانتک ہوسکے خدا کی مخلوق پر رحم کرو تاکہ اللہ تعالے تم پر بھی رحم کرے۔

مندرجہ بالا بعض واقعات شمہ از شمائل آنحضرت ہین۔ انپر غور کرو اور وہ مفید نتائج اور سبق جو ان سے مل سکتے ہین حاصل کرو۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان سے فائدہ اٹھانے والا دل و دماغ عطا کرے اور توفیق دے۔ آمین۔

لاہور مین میری دو تین دن

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

بٹالہ سے لاہور

بٹالہ سے جس کمرہ مین مین سوار ہوا تھا اس کمرہ مین چند اور شریف آدمی بھی سوار تھے جن مین سے ایک خاص رنگو سے آیا تھا جہان کا راجہ خاندان بالکل تباہ و برباد ہوگیا تھا۔ جو دردانگیز اور بھیانک حالات اسنے بیان کئے وہ اس سے کچھ بھی کم نہ تھے جو ناظرین پڑھ چکے ہین۔ بلکہ وہان کی بربادی اور تباہی کے اور بھی خوفناک منظر دکھاتے تھے۔ وہ یہ بیان ہی کر رہے تھے کہ ایک جنٹلمین بول اٹھے

"سنا ہے مرزا قادیانی نے ایک اور زلزلہ کی پیشگوئی کی ہے۔"

اسپر ایک دوسرے صاحب بول اٹھے "کیا انہون نے پہلے زلزلہ کی بھی پیشگوئی کی تھی؟"

اسوقت تک کسی کو بجز ایک کے (جو کسی زمانہ مین میرے اوستاد تھے اور آجکل ملتان مین ڈسٹرکٹ انسپکٹر ہین) معلوم نہ تھا کہ مین قادیان رہا کرتا ہون اور خدا کے محض کرم سے اسی آستانہ علیا کا ایک ادنے خادم ہون۔ مینے اپنے فرض کے خلاف سمجھا کہ خاموش رہون چنانچہ مینے اس دوسرے صاحب کو مخاطب کرکے کہا کہ **ہان پیشگوئی کی تھی** میرا یہ کہنا تھا کہ سب کے کان کھڑے ہوگئے اور ادھر ادھر سے آوازین آنے لگین۔

کیا آپ قادیانی ہین

جسکا جواب مینے اس مفہوم کے لحاظ سے جو اس سوال کے اندر مرکوز ہے اثبات مین دیا۔ پھر دوسرا سوال یہ ہوا۔

سائل۔ کیون صاحب یہ زلزلہ کی پیشگوئی کب کی تھی؟ اگر پہلے سے خبر دی تھی تو اسقدر مخلوق کیون تباہ ہوئی۔

مین۔ جناب یہہ پیشگوئی اول اول آج سے قریباً پچیس برس پہلے ملک مین شائع ہوئی تھی۔ پھر ایک سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے خدا تعالے نے اس **قہری نشان** سے دنیا کو اپنے صادق بندے کے ذریعہ آگاہ کیا اور پھر زلزلہ آنے سے چند روز پیشتر بھی اطلاع دی گئی تھی۔ یہہ تو آپ کے سوال کے پہلے جزو کا جواب ہے دوسرے حصہ کے متعلق یہہ گذارش ہے کہ مخلوق کیون تباہ ہوئی؟ اسکا جواب خدا تعالے کی مجید کتاب سے ملتا ہے

بما کسبت ایدیھم

اونہون نے خدا تعالے کے اس الارم اور اطلاع کی کچھ پروا نکی۔ اطلاع دینے والے پر ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اسکی نصائح کو خود غرضی پر محمول کیا۔ شوخی و شرارت مین پہلے سے زیادہ بڑھ گئے۔ کوئی تبدیلی نہ کی۔ آخر خدا کے عذاب نے انہین پاش پاش کردیا۔ اور اسپر بھی ابھی شوخی کم نہین ہوئی۔ بلکہ بڑھی ہے اسلئے خدا تعالے نے اپنے بندہ کے ذریعہ پھر آگاہ کیا ہے کہ عذاب الٰہی آنیوالا ہے۔

سائل۔ یہہ عذاب کب آئیگا۔

مین۔ جسطرح پر خدا کے آیا کرتے ہین۔ بغتۃً ہی آئیگا یعنی یکایک۔ اچانک۔ بے خبری مین۔

سائل۔ اگر بے خبری مین آئیگا تو ایسی اطلاع سے مخلوق کو کیا فائدہ ہوگا۔

مین۔ مخلوق کو یہ فائدہ ہوگا کہ جو انمین سے سلیم الفطرت اور رشید ہین وہ اپنے اندر مستقل تبدیلی کر لینگے۔ اور جو شرارت اور شوخی مین ترقی کرینگے اور اپنے جرائم کو پاداش کی حدتک پہونچا دینگے وہ اس عذاب سے پارہ پارہ ہوکر دوسرون کے لئے موجب عبرت ٹھیرین گے۔

سائل۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس عذاب کی کوئی تاریخ بھی مقرر ہے۔

مین۔ ہان خدا تعالے کے حضور تو مقرر ہے اسی لئے اس الہام اور پیشگوئی مین جو اسکے متعلق ہوئی ہے اس کا نام **الساعۃ** کہا ہے

مگر دنیا کو اس الساعۃ کا علم نہیں دیا گیا۔

سائل - تو کیا مرزا صاحب کو بھی اسکا علم نہیں دیا گیا۔

مین - جہانتک میرا علم ہے مرزا صاحب کو بھی اسکا علم نہیں دیا گیا۔

سائل - تو یہ تو کوئی پیشگوئی نہ ہوئی جبکہ خود پیشگوئی کرنے والا ملہم ہی نہیں بتا سکتا کہ کب عذاب آئے گا۔

مین - مجھے آپ کے منہ سے یہ اعتراض سنکر بہت افسوس ہوا اگر کوئی ہندو یا دہریہ اسپر اعتراض کرتا تو مین اسکو کسی دوسرے رنگ مین جواب دیتا۔ لیکن ایک شخص جو مسلمان کہلاتا ہے قرآن مجید اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتا ہے وہ ایسا اعتراض کیون کرتا ہے؟ اگر آپ کا یہ اعتراض صحیح ہے اور کسی نبی اور ملہم کے لئے یہ فرض ہے کہ اس کی کوئی پیشگوئی تسلیم نہ کی جاوے گی تو پھر شاید آپ کو سارے نبیون کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ آپ سلسلہ نبوت سے اگر کچھ بھی واقف ہوتے تو کبھی ایسا اعتراض نہ کرتے۔

سائل - قرآن مجید ایسی بودی پیشگوئیان نہین کرتا جو بے سرو پا ہون اور نہ نبیون کی شان ہے کہ وہ مبہم اور مجمل پیشگوئی کرین۔

مین - اگر قرآن شریف یا نبیون کے کلام مین ایسی پیشگوئیان موجود ہون تو پھر آپ کیا کہین گے؟

سائل - مین پھر مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر بھی نظر کرون گا۔

مین - نظر کرنے کے کیا معنی آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ یہ پیشگوئی بھی اسی چشمہ سے آئی ہے۔

سائل - اچھا آپ کوئی ایسی پیشگوئی بتائین تو سہی

مین - کوئی کیا مین تو بطور قاعدہ کلیہ آپکو بتاتا ہون کہ انذاری پیشگوئیان خصوصًا اور عمومًا ساری ہی پیشگوئیان اس رنگ کی ہوتی ہین۔ ہان بعض ایسی بھی ہوتی ہین جس مین وقت بھی بتا دیا جاتا ہے دیکھو حضرت مسیح نے صاف طور پر اقرار کیا کہ اس گھڑی کو باپ کے سوا کوئی نہین جانتا حالانکہ وہ اس گھڑی سے مخلوق کو ڈراتے تھے۔ پھر قرآن مجید صاف طور پر

لا ادری اقریب ام بعید بتاتا ہے جو اس زلزلہ والی پیشگوئی کی ایسی لاجواب نظیر ہے کہ آپ اس کا ہرگز جواب نہین دے سکین گے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طوفان کے آنے کی خبر دی اور اسوقت تک کہ نوح کشتی مین سوار ہوا کسی کو علم نہ تھا کہ طوفان آنیوالا ہے بلکہ قرآن شریف بڑے واضح طور پر بتاتا ہے کہ وہ لوگ نوح علیہ السلام پر ہنسی کرتے۔ جب اسے دیکھتے کہ وہ کشتی بنا رہا ہے بجائیکہ طوفانی موسم کے کوئی آثار اور علامات نہین ہین۔ اگر کوئی وقت خاص دیا گیا تھا یا علامات کو دیکھ قیافہ اور فراست سے کہا گیا تھا تو پھر ان لوگون کی ہنسی کے کیا معنے۔ پیشگوئی کے سائنس اور فلسفہ سے بھی آپ ناواقف ہین اور سنن انبیاء سے بھی بے خبر تھا۔ یہی وجہ ہے جو مرزا صاحب پر اعتراض کرتے ہوئے لوگ غلطی اور نادانی سے وہ وہی اعتراض کرتے ہین جو ہر زمانہ مین نبیون پر کئے گئے۔ اور ہم تو اسی وجہ سے تمام معترضین کو جو مسلمان کہلاتے ہین چیلنج کرتے ہین کہ وہ کوئی ایسا اعتراض حضرت مرزا صاحب پر کرکے دکھائین جو پہلے کسی نبی اور راستباز پر نکیا گیا ہو۔

مینے جسوقت یہ جواب دیا سائل پر خدا کی قدرت کچھ ایسا رعب چھا گیا کہ فبہت الذی کفر کا پورا نمونہ مجھے نظر آیا۔ اس سے اور تو کچھ بن نہ آیا آتھم کی پیشگوئی لے بیٹھا۔ لیکن جب مینے اسے یہ کہا کہ آپ نے وہ پیشگوئی ہرگز نہین پڑہی تو کہا تو یہ کہا کہ آپ ناراض ہوتے ہین۔ مگر مین نہین سمجھتا اور غالبًا میرے ناظرین بھی اس تقریر سے نہ سمجھین گے کہ اس مین ناراضی کی کونسی بات ہے۔

اس قسم کی باتون مین امرتسر سے نکلنے گاڑی کے آنی مین کچھ دیر تھی ہم سب اتر کر دوسرے پلیٹ فارم پر آگئے محض اس خیال سے کہ پہلی ٹرین مین جو میل ٹرین تھی سوار ہوکر چلے جاوین پھر وہ میرے ساتھ ایک کمرہ مین نہین بیٹھے۔

امرتسر کے پلیٹ فارم پر مہری ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سے ملاقات ہوئی اور خدا تعالے کے اس عجیب قہری نشان پر کچھ باتین ہوتی رہین ڈاکٹر صاحب نے اثنائے گفتگو مین فرمایا کہ خسرو کے ایک شعر مین کسی قدر تصرف کیا جاوے تو وہ اس نشان پر عجیب صادق آتا ہے اور اسے یون پڑہا جاوے۔

دبدبۂ عیسوئم شد بلند
زلزلہ بر کوہ جوالا فگند

(باقی آئندہ)

سیزاونرلاٹ صاحب پنجاب کے دفتر سے مندرجہ ذیل اطلاعین دفتر الحکم مین موصول ہوئی ہین:

۱- مالکان جایداد واقعہ دہرم سالہ کی نہایت تاکید کے ساتھ یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ فورًا اسجگہ کے حکام کو اطلاع دین کہ انکا مال و متاع کس مقام پر اور کسکی تحویل مین رکھا جاوے۔

۲- آنریبل مسٹر اے اینڈرسن صاحب مرحوم سی۔ آئی۔ ای کی جگہ مسٹر گارڈن واکر صاحب سی۔ ایس۔ آئی کمشنر قسمت دہلی قایم مقام فنانشل کمشنر پنجاب مقرر ہوے۔ ڈبلیو ایم فنشن صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہر گارڈن واکر صاحب کی جگہ اور ایم۔ ایل ڈیرنگ صاحب بجائے فنشن صاحب قایم مقامی کرین گے۔

۳ لاہور مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۵ء دستخط ای ڈبلیو مین قایم مقام چیف سیکرٹری پنجاب سول سیکرٹریٹ۔

بلاغ لقوم عابدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البلاغ

یعنی

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے سو مین محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر دنیا کو اطلاع دیتا ہون کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آویگی جسکا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے مین نہین جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنون کے بعد خدا تعالےٰ اس کو ظاہر فرماویگا مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہین ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اسکی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شایع کر رہے ہین کہ کوئی سخت زلزلہ آنیوالا نہین ہے وہ اگر منجم ہین یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلین دوڑاتے ہین وہ جھوٹے ہین اور لوگون کو دھوکہ دیتے ہین درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہین دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل مین گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہین۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہین اور ان کے دل ڈرتے نہین۔ خدا فرماتا ہے کہ مین چھپ کر آؤن گا مین اپنی فوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے غالبًا وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات مین سے یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے پس اے عزیزو! تم خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہشیار ہو جاؤ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہین۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے جو گناہ اور معصیت سے باز نہین آتے اور ان کی مجلسین ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہین اور ان کی زبانین مردار سے بدتر ہین وہ بار بار کی شوخیون سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہین وہ دلون کے اندھے ہین اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس روز مین ان پر رحم کرون گا جن کے دل مجھ سے ترسان اور ہراسان ہین جو نہ بدی کرتے ہین اور نہ بدی کی مجلسون مین بیٹھتے ہین۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایان ہوگی کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائیگا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے کہ خدا کا غیب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے بجز ان خدا کے مرسلون کے جو جناب الٰہی مین برگزیدہ ہوتے ہین اور کسی پر نہین کھلتا اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہین دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہین کرتے اور نہ مجھکو انکو پتہ لگجائے۔ مین محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہون کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانون سے جو دو منزلہ سہ منزلے ہین اجتناب کرین تو اسمین رعایت ظاہر ہے آیندہ ان کا اختیار۔ والسلام۔

المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

اصحاب رسول اللہ صلعم کی مراسلت

تعلیمات نبوت نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نفوس کو ایسا پاک و صاف کر دیا تھا کہ ان کے دنیاوی تعلقات بھی پند و نصیحت سے خالی نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ کو ایک خط بھیجا تھا جسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

بعد حمد و نعت کے معلوم ہو۔ تمہارا جو مقصد ہے وہ اس وقت تک ہرگز نہ حاصل ہوگا جب تک تم اُن چیزون کو نہ چھوڑ دو جن کی طرف نفس راغب ہو۔ اور جن چیزون کی تمہین آرزو ہو وہ اس وقت تک ہرگز ہاتھ نہ آئین گی جب تک ناگوار چیزون پر صبر نہ کرو۔ لہذا چاہئیے کہ تم اب بات کرو تو ذکر الٰہی کیلئے ہو۔ خاموش ہو تو امور خیر مین خوض کرتے ہو اور کسی چیز کو دیکھو تو نگاہ عبرت سے۔ خوب جان لو کہ دنیا پلٹے کھاتی رہتی ہے۔ اسکی یہ رونق بدل کے کچھ اور ہو جائے گی اسلئے اس دنیا پر غرہ نہ کرنا اور مسجد تمہارا گھر ہو۔ والسلام۔"

اس کے جواب مین ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر فرمایا کہ "سلام علیک۔ اس کے بعد مین تمہین وصیت کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ سے ڈرتے رہنا اور بیماری کے خیال سے صحت کو۔ بڑھاپے کے خیال سے جوانی کو۔ عدیم الفرصتی کے خیال سے فرصت کو۔ موت کے خیال سے زندگی کو۔ اور ظلم کے خیال سے دوستی کو غنیمت سمجھنا اور اس زندگی غیر فانی کو یاد رکھو جو دو مقامون مین سے ایک مین ضرور ہوگی۔ یا تو جنت مین اور یا دوزخ مین۔ تم نہین جانتے کہ ان مقامون مین سے کہان جاؤگے؟"

اسیطرح ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عامر بن عبد القیس کو لکھا تھا: "بعد سلام معلوم ہو کہ مینے تم سے ایک بات کا معاہدہ لیا تھا مگر مجھے خبر پہونچی ہے کہ تمنے اس کے خلاف کیا۔ لہذا اگر تم اپنے عہد پر قائم ہو تو خدا سے ڈرتے رہو۔ اور اس پر قائم رہو۔ اور اگر یہ خبر جو مجھے پہونچی صحیح ہے تو بھی خدا سے ڈرو اور پھر اپنے عہد کے پابند ہو جاؤ۔"

سبحان اللہ! کیا صفائی تھی! اور کیا پاک باطنی تھی! بے شک یہی فرض ہر بھائی کا بھائی کے ساتھ اور ہر مسلمان کا مسلمان کے ساتھ ہے مگر اس کو کتنے نباہتے ہین؟ مگر اس کا کیا علاج کر؟

اوخویشتن گم است کرا رہبری کند

(ر عبد الحق)

عجیب و غریب خطوط

(اپنی انگلش بہو کے نام ایک احمدی خاتون کا خط اور اس کا جواب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳ر اپریل ۱۹۰۵ء ازموضع اوربن

عزیزہ ایلیس سلمہا! جیتی رہو، خدا تم کو سلامت رکھے! یہان آپا کو آجکل حسنہ سلمہا کی پردہ مین رہنے کی بڑی فکر ہے اور اسی وجہ سے رنج بھی ہے۔

پیاری ایلیس! اسمین کوئی شک نہین کہ ابھی پیاری حسنہ کو پردہ کرنے کی ضرورت نہین ہے اور نہ کبھی ایسے پردہ کی ضرورت ہے جیساکہ ہندوستان مین رائج ہے۔ مگر ہان، ابھی سے اگر حسنہ کو پردہ کی عادت نہ ڈالی جائیگی تو پھر آیندہ بہت مشکل ہو جائیگا، اور اس بیچاری کو بھی ناگوار معلوم ہوگا۔

پیاری ایلیس، اسلام عورتون کو باہر نکلنے سے منع نہین کرتا، اور ضرورتاً غیر مردون سے بھی بات چیت کرنیسے نہین روکتا۔ عورتین باہر جاسکتی ہین مگر اسطرح کہ سوا ہتھیلیون اور آنکھ، ناک اور منہ کے کوئی زینت کا مقام کھلا نہ رہے یعنی باہر جاتے وقت ایک ایسا لباس زیب تن ہو کہ جو کل بناؤ سنگار خوبصورتی کے لباس اور چیزون کو بال سے لیکر پاؤن تک ڈھانک دے تاکہ خواہ مخواہ مردون کے دل اسکی طرف منتقل نہ ہوجایا کرین۔ ہان، آنکھ، ناک، اور منہ کھلا رہے تو وہ آرام سے نکل نہین سکتی، اسلئے ان کے کھلے رکھنے کی اجازت ہے۔ اور غیر مردون سے بلا ضرورت نہ ملے بیچورتون کی مجلس الگ ہو اور مردون کی الگ۔ ہان ضرورتاً ملنے کو منع بھی نہین کرتا، مگر اسیطرح جسطرح کہ باہر نکلنے کا حکم ہے۔ بس یہی اسلامی پردہ ہے۔ اگر اسکا انتظام تم حسنہ کے ساتھ رکھو تو ہم لوگون کو بڑی خوشی ہو۔

پیاری ایلیس! تم ہی انصاف کرو کہ عورتون اور مردون کی آزادانہ میل جول سے کہان تک خرابی کا احتمال ہے؟ یہ کیا رسم ہے کہ عورتین بن سنوار کر اپنی خوبصورتی کو دوبالا کرکے غیر مردون سے اپنی خوبصورتی کی تعریف سننے کیلئے مردون کی مجلسون مین شریک ہوتی ہین؟ کیا ہمارا اپنا شوہر ہماری خوبصورتی اور ہمارے لباسون کی تعریف کرنے کیلئے کافی نہین جو ہم دوسرون کی قابل نفرت تعریف سننے کیلئے جائین۔ اگر کسی مجلس مین جانے سے حقیقتاً فائدہ ہے تو جاؤ، اسلام منع نہین کرتا، مگر اسطرح جاؤ کہ کوئی زینت کا مقام ظاہر نہ رہے، اور عورتین ایک طرف بیٹھین اور مرد ایک طرف ہو پرسے ایک ایسا سادہ لباس ہو کہ سب خوبصورتیون کشش انگیز لباسون اور بناؤ سنگار کو چھپالے۔ اسمین کسی کا نقصان ہی کیا ہے؟ ہان، اُن کا نقصان ضرور ہے جو اپنی خوبصورتی اور اپنے لباس کے بعض کو نہ معلوم کس خیال سے اپنے پیارے خاوندون کے سوا غیر مردون سے سننا چاہتی ہین۔

ایلیس پیاری! خدا کیلئے ایسے خیالون سے پیاری حسنہ کو بچاؤ! اور بچانے کی کوئی تدبیر نہین سوا اس کے کہ غیر مردون، نالایق لونڈون سے خلا ملا نہ ہونے دو، اور اگر کہین جائے بھی تو اسطرح کہ کوئی خوبصورتی کی چیز ظاہر نہ ہو، ایک سادہ لباس سے سب کچھ چھپا ہے۔ ان نصیحتون کو مانو اور جواب جلد دو۔ فقط۔

عاجزہ تمہاری آمان

جواب

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ از شہر بھاگلپور

اماجان! آپ کا خط آیا میں انکھون سے لگایا۔ مین نے آپ کے خط کو بہت غور سے پڑھوا پڑھوا کر سنا، اور اس نتیجہ پر پہونچی کہ آپ کا لکھنا محض صحیح ہے۔ ایک حد تک ہم لوگون مین کمزوری ضرور ہے، اور مین آپ کی نصیحتون پر عمل کرکے حسنہ کے ساتھ ان باتون کا بہت اچھی طرح خیال رکھونگی۔ آپ تردد نہ فرمائین۔ اور یہان ہر طرح خیریت ہے فقط۔ عاجزہ آپکی پیاری ایلیس۔

قہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہین

بربادی زلزلہ کی مزید کیفیت

سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے:۔ بربادی زلزلہ کی مزید حالات اتلاف نفوس کے سابقہ تخمینہ مین کسی قسم کی تخفیف کرتے ہوئے معلوم نہین ہوتے بلکہ بربادی کی ہولناک تصویر کو زیادہ روشن کرتے ہین البتہ ساتوین گورکھا پلٹن کے نقصانات کے اندازہ کو کم کرتے ہین۔ اگرچہ لاہور مین براہ راست صحیح اور معتبر اطلاع نہین پہنچی ہے۔ مگر ساتوین گورکھا کی چار کمپنیون کے نقصان کا پہلا تخمینہ سرسری طور پر کیا گیا تھا۔ تار شملہ سے جو تار آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۴ سپاہی مرگئے۔ ۱۷ گم ہین اور ۱۱ زخمی ہوئی۔ کشمیر کی بابت معتبر ذرایع سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان عموماً بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اسکے متعلق ایک صاحب کے چشمدید حالات لاہور مین معلوم ہوئے ہین اور کچھ خطوط بھی سرینگر سے مل گئے ہین مگر اور مقامات کی خبرین کم تسلی بخش ہین۔ پالم پور برباد ہوگیا ہے۔ اور صرف کھنڈرات کا ڈھیر ہی ڈھیر دکھائی دیتا ہے۔ ضلع کا سلسلہ تار اور ڈاک ٹوٹ گیا اور تار اور ڈاک کی آمد و رفت بند ہوگئی۔ دھرم سالہ سے اور فہرست آئی ہے جو یورپین مردون کی ہے۔ مسس کوپ لینڈ گوپال پور کے باغات چاء کی مالکہ مسز گبسن جو چاء کے باغات چاء کے مالک مسس اے ایچ ڈاکٹر جو مرحوم مسس نیوٹن کی ہمشیرہ تھی۔ اور مسٹر سیل کے ایک بچے کے مرجانے کی خبر ہے۔ مسٹر سیل سلیٹ کی کان کے منتظم ہین یہ کیفیت یورپینون کی ہے۔ مگر دیسیون کی بربادی احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ امدادی پارٹیان اپنا کام تیزی کے ساتھ کر رہی ہین اور دبے ہوئے مردون کو نکال رہی ہین۔ انبالہ اور میانمیر سے پاینیر فوج کے دستے اور ان کی کمک کے دستے پہنچ رہے ہین۔ دھرم سالہ نے سلسلہ تار برقی قائم کردیا ہے اور پچھلے اتوار کو کرنل رایس کمشنر حفظان صحت دھرم سالہ کو روانہ ہوگئے تھے۔ ایک نامہ نگار دھرم سالہ کے بازارون کی خوفناک حالت کی کیفیت لکھتا ہے جو زلزلہ کے دوسرے دن نظر آرہی تھی۔ بچے کچھے آدمی سردی سے کانپتے ہوئے برباد مکانون کے کھنڈرات مین جمع ہوکر آگ تاپ رہے تھے جو مکانون کی چھتون کی لکڑیان جلاکر سردی سے محفوظ ہونے کی کوشش کر رہے تھے اور فاصلے پر مردے جل رہے تھے۔ اور زندہ آدمی خائف تھے کہ زمین اپنا مونہہ کھولکر ہم کو ہڑپ نہ کرے۔ شملہ کی تار خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ وایسریگل لاج کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا ہے حالانکہ پہلے اسقدر نقصان کا اندازہ نہ کیا گیا تھا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ شملہ کالکا ریلوے کو کوئی صدمہ نہین پہونچا۔ اور شملہ و کالکا کی درمیانی چھاونیون مین زلزلہ بہت کم محسوس ہوا اسلئے انہون نے رپورٹ کرنے کی پرواہ تک نہین کی۔ پاینیر لکھتا ہے کہ پچیس سال پہلے مینی تال مین دامن کوہ کا ایک حصہ گرنے سے جو نقصان جان انگریزون کا ہوا تھا اسکے قریب قریب اب

نشان زلزلہ کے خطوط

نظارہ ہولناک ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۲۳ پرز ۲۳ چیت سمت ۱۹۶۱ بکرم مطابق ۲۸ ۔ ماہ محرم ۱۳۲۳ ہجری کی صبح صادق اپنی معمولی آب و تاب سے اس جہان فانی پر چمکی کسی کو کیا معلوم تھا کہ بچشم زدن و بطرفۃ العین کیا ہوگا اللہ ری تیری شان کبریائی کا بجز ذات پاک کسکو علم ہوسکتا ہے۔

قریباً چھ بجے کے وقت جبکہ میں سڑک پر بجانب جنگل برائے رفع حاجات جارہا تھا کیا دیکھا کہ مشرق کیطرف سے شرشر کی آواز سنائی دے اور ایک گرد و غبار کی دیوار بڑے زور شور سے آرہی ہے سمجھا کہ یہ معمولی طوفان ہے اور کم از ایک سکنڈ وہ دیوار مجھپر سے گذر گئی اور مجھے ایسا دھکا لگایا کہ میں زمین پر گر پڑا آناً فاناً متصل کے مکانات گر گئے اور دھما دھم کی آوازیں سنائی دیں۔ اور طرفین میں سناٹے کا عالم چھا گیا میں جب گر پڑا تو چاروں [illegible] گیا کیا محسوس کررہا ہوں کہ کرہ ارضی اسطرح پرواز کررہا ہے جسطرح کوئی شخص چارپائی پر لیٹا ہوا چارپائی کو زور سے کھینچنے سے محسوس کرتا ہے۔ کوئی روز تو ایسا سماں [illegible] رہبری کند۔ وہ وقت کیا تھا گویا قیامت تھی۔

والدین کو اپنی اولاد اور بچگان کو اپنے والدین کی نہ سوجھی۔ پیارے سے پیارے کو نہ جان سکتا تھا۔ کہ کہاں وہ ہے اور کہاں میں ہوں جب یہ آفت گذر گئی تو چاروں طرف سے آہ و زاری کے نعرے بلند ہوئے کیا دکھائی دیا کہ تمام بازار مکانات کوٹھیات اپنی بنیادوں سے اکھڑ کر خاک ہوگئی۔ ہزاروں مرد زن و بچہ و لکھوں من بوجھ کے نیچے دب گئے۔ کوئی کوئی شخص جو صحیح سالم اٹھ چکا تھا آواز بلند پکار رہا تھا نکلو نکلو بھاگو بھاگو وہ گرا یہ گرا بعض مرد زن و بچہ جنکو خداوند تعالیٰ نے رکھنا تھا صحیح سلامت برآمد ہوئے۔ سینکڑوں سخت مجروح و زخمی ہوئے۔ سینکڑوں دب کر مرگئے۔ کئی نعشیں کئی کئی روز تک برآمد نہ ہوئیں جبتک کہ مکھی نے اسکے سبب ہمیں دیگر اشخاص کو آگاہ نہ کردیا۔ وہ [illegible] نظارہ وہ ہیبت ناک سین وہ خوفناک وقت کیسا ڈراؤنا تھا گویا کہ قہر الٰہی بصورت جہنم مثل انسان ہو تمہارا عجب تیری شان محبت کی شوکت [illegible] گلستانیں [illegible] نہ اسکی وہ رنگت [illegible] ہزارہا خانجات سے کوئی بھی ایسا نہ رہا کہ جو خاک میں نہ ملگیا ہو لوگوں کے ہزارہا روپیہ کا مال لکھوکھا روپیہ کا اسباب چاندی و سونا و زرکشی پارچات مٹی میں اسطرح ملا ہوا ہے اگر کسی کے پاس تمہاری نہیں رہا اپنے مردہ خویش و اقربا کو لوگ کفن و دفن کے بعد گھر کے پاس آتے میں کوئی جنس نہیں پاتے نہ کسی ہمسایہ سے بامید حصول طلب کرسکتے ہیں ایسے وقت میں خلق اللہ حیران و پریشان ہورہی تھی کہ کیا کریں۔ پیارے پیارے بچے رو رو کر اپنے والدین سے روٹی طلب کررہے ہیں اور لوگ بیچارے سخت ششدر ہیں کہ کیا کریں بعض بعض تو جنس وغیرہ نکالنے میں کامیاب ہوئے اور ہزاروں آدمی بھوکے پیاسے ایسی بیاکل ہوئے ہوئے سرگردان دیوانہ وار دیکھ رہے ہیں۔ کہ کہاں جائیں اور کدھر ڈھونڈیں۔

اندرین وقت مسافر لوگ جو دو چار یا پانچ سات کوس سے آئے ہوئے وہاں سے گذر رہے ہیں یہی بیان کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ ایسی ہی تباہی ہر جگہ ہے۔ ہم اپنے گھروں کے مردوں کو نکالتے چلے ہوئے ہیں۔ جب تک آفت سے چھوٹکر اس بھوک کا سامنا ہو رہا ہے تو لوگ الامان الامان پکار رہے ہیں۔ کہ اتنے میں خداوند کریم اپنے بندگان کو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا کر اپنی صفت رحیم و کریم کو ظہور میں لاتا ہے وہ کیا کہ ایک منادی باواز بلند کہہ رہا ہے کہ سنو بندگان خدا ایسے مصیبت کے وقت جسکے پاس آٹا چاول دال نمک وغیرہ اشیاء خوردنی نہیں رہے یا جسکی ضرورت ہے وہ شیخ عمر بخش نگر کی سوارنہ بزاز کے پاس چلا جاوے اوس نے جنس کی بوری کو کھولدیا ہے عوام الناس خلق اللہ کو مفت جنس تقسیم کررہا ہے۔ الغرض کہ بندگان تعالیٰ کی مایوسی بصورت امید تبدیل ہوئی ہے اور ہر کوئی اپنی اپنی ضروریات کے رفع کے واسطے شیخ عمر بخش کی دوکان پر جاتا ہے اور بامراد واپس آتا ہے۔

یہ امر مبالغہ نہیں ہے کہ شیخ عمر بخش نے بیسیوں من چاول اور بیسیوں روپیہ کا کفن مفت تقسیم کیا۔ ایسے شہر خموشان میں شیخ کی دوکان پر گویا میلہ لگ گیا یہاں تک ہی نہیں بلکہ شیخ نے خود ہر ایک غریب و فقیر عاجز و مسکین و امیر و وزیر کے گھر پر جاکر دست بستہ کہا کہ جس چیز کی ضرورت ہو حاضر ہوں علاوہ ازیں شیخ معہ اپنی بیوی کے خود بھی دب گیا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ وہ صحیح و سالم نکل آیا جب کوئی شخص کوئی معمولی کنواں یا باولی یا سرائے یا دھرم سالہ تیار کرتا ہے تو سرکار دولتمدار کی طرف سے خوشنودی کا مزاج عطا ہوتی ہے۔ کیا ایسے نیک مرد شیخ کی ایسے مصیبت کے وقت کی مدد بندگان تعالیٰ کو ہماری مہربان گورنمنٹ اپنے عواطف سلطانی میں نہ لاویگی۔ ہمیں کامل امید ہے کہ ہماری قدر رس گورنمنٹ اسپر ضرور خیال فرماویگی اور شیخ عمر بخش بزاز سوارنہ کو اوسکی جوانمردی کا پورا پورا صلہ عطا فرماوے گی

راقم بھگوانداس بیگ گرداور قانونگو سوارنہ ضلع کانگڑہ

پیارے سید ۔ سلام مسنون ۔ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء کا مہربانی نامہ کل بیان مجھے ملا۔ یاد آوری کا شکریہ ہے۔ پیارے سید کیا پوچھتے ہو اس ۴ اپریل کے زلزلہ کی تباہی سب سے زیادہ مجھے برداشت کرنی پڑی ہے جبکا کنبہ کا کنبہ ایک چشم زدن میں پختہ مکانات اور قلعہ میں جا نیچے ہلاک ہوا افسوس کہ کنبہ بھر سے ایک بد قسمت میں اور میری خورد سال لڑکی باقی ہیں ۳۲ آدمی کی ہلاکت جسمیں شفیق ماں عزیز بھائی پیاری بیوی بچے بھتیجے بھانجے شامل ہیں سب اپنی [illegible] اور دائمی مفارقت سے مجھے سخت رنج پہونچایا۔ اچھا خدا کی مرضی مشیت ایزدی سے چارہ نہیں۔ دعا فرماوین کہ مرحومان کو مغفرت اور مجھے توفیق صبر دیوے۔ میں ۱۷ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء سے تین ماہ کی رخصت پر ہوں اور آجکل خانہ بدوشانہ زندگی بسر کررہا ہوں۔ جملہ صاحبان حال پرس کی خدمتمیں میرا سلام عرض کردیں اور حالات [illegible] سے مسرور فرماویں

محمد ولی اللہ محزون ۔ مقام رہلو ضلع کانگڑہ ۔ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب والد ماجد صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں بخیریت نادون میں پہونچ گیا ہوں۔ مگر دوسرے دن چار تاریخ کو ایسا خوفناک زلزلہ آیا۔ کہ الامان۔ نادون میں چند مکان گرے ہیں مگر جانوں کا نقصان نہیں ہوا۔ مگر سوجانپور کانگڑہ خاص دہرم سالہ اور پالم پور منڈی میں غضب ہوگیا۔ سوجانپور کا مدرسہ اور مکانات تمام خاک میں مل گئے ایک جھونپڑی بھی کھڑی نظر نہیں آتی۔ مولوی وزیر الدین صاحب بچ گئے ہیں۔ گورکھوں تقریباً ۲۰۰ کے آدمی ہلاک ہوگئے۔ کانگڑہ کی تباہی عبرت ناک ہے ۹ ہزار کی آبادی میں سے بمشکل ایک ہزار آدمی نظر آتے ہیں باقی سب مکانوں کے نیچے دب کر مرگئے۔ مدرسہ کانگڑہ میں صرف دو استاد بچے اور ۳۰۰ لڑکوں میں سے ۲۵ لڑکے زندہ رہے باقی دب کر مرگئے۔ بہت سے انگریز بھی شکار مرگ ہوئے۔ بھاگسو میں ایک گورکھوں کی پلٹن پانچ سو آدمیوں کی سب کی سب غارت ہوگئی ایک متنفس بھی نہ بچا۔ اب ان جگہوں کی یہ حالت ہے۔ کان لم یغنوا فیہا۔ روٹی کپڑا نہیں ملتا۔ فاقہ مر رہے ہیں۔ اور اتبک متواتر زلزلے آرہے ہیں۔ معلوم نہیں کیا ہوگا۔

طفیل حسین از نادون

نقل چٹھیات لالہ ملک راج جی بھلہ

پیارے لاجپت رائے جی۔ میں یہاں پہنچ گیا۔ راستہ میں جو قصبے تھے وہ پورے یہاں تک تھے سب برباد ہوگئے ہیں ہر ایک جگہ سارے کے سارے مکان گر گئے ہیں اور اسطرح سے کہ کسی کا کوئی حصہ رہنے کے لائق نہیں۔ دیواریں گر کر اینٹ سے اینٹ جدا ہوگئی ہے اور چھتوں کی کڑیاں بھی الگ الگ پڑی ہیں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسکا لکھنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ بربادی مکمل ہے۔ سنا ہے کہ دہرم سالہ کے سوائے کانگڑہ۔ پالم پور۔ جوالامکھی منڈی سوکیت کلو بیج ناتھ وغیرہ سب تباہ ہوگئے ہیں۔ چھوٹے اور بڑے مکانات کوئی نہیں بچے دہرم سالہ میں کچھ لاشیں ہیں۔ ان کے رشتہ داروں نے جلادی ہیں۔ باقی فوج کے آدمی کل سے نکال رہے ہیں بعض اب بھی نکلی نہیں معلوم ہوتیں۔ راستہ میں بعض جگہ ہوا سخت بدبو کی ہے میرے خیال میں وہاں حیوانی اور انسانی لاشیں سڑ رہی ہونگی۔ جائداد کے متعلق تو کسی کو فکر نہیں ابھی تک لوگ چپ چاپ ہیں اور کریں تو کیا کریں۔ قلی میسر نہیں۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء

(۲)

پیارے لاجپت رائے جی۔ میں آج کانگڑہ سے پہنچ گیا راستے کے جو جو گاؤں ملے ہیں قریباً سب دیکھے انمیں مکمل بربادی ہے۔ بہت سے دکھ اور مصیبت والے کیس دیکھے ہیں۔ مثلاً ایک شخص [illegible] سنی رام دہرم سالہ میں تھا۔ ان کا سارا کنبہ مرگیا صرف دو لڑکیاں باقی رہیں۔ ایک اور شخص کا سات آدمیوں میں سے ایک لڑکا باقی ہے سڑک پر ایک اندھا بوڑھا مانگ رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اپنے کنبے میں سے وہ اور اسکی بڑھیا بیوی بچے ہیں اور کوئی نہیں بچا۔ پاس ایک بھاری مکان کے کھنڈرات تھے وہ اسکا تھا۔ ایک بوڑھا کھتری دیکھا جسکا اکلوتا بیٹا مرگیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے ۲۲ مکان تھے سب کے سب گرگئے ہیں۔ دہرم سالہ میں جو کچھ سنا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پلیڈر سب سے پہلے بھاگے۔ ایک صاحب نے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کئے ہوئے ہیں مکان میں دبا ہوا لڑکا چھوڑ کر میدان کا راستہ لیا۔ کہتے ہیں کہ بعض مکانوں کے اندر سے دو دو تین تین دن تک آوازیں آتی رہیں لیکن آبادی کے اوسان خطا ہوگئے تھے۔ مدد نہیں پہنچ سکی۔ اگر ہمارے دوست جنکا اوپر ذکر کیا ہے ہمت باندھکر کام کرتے تو ایک بڑی بھاری تعداد آدمیوں کی زندہ نکل آتی۔ کانگڑہ اور بھون میں تو اس سے بھی زیادہ خراب حال ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ چار چار پانچ پانچ دن تک برابر آوازیں آتی رہیں چھٹے دن ایک عورت زندہ نکلی۔

نوٹ: میرے مکرم سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر نے جناب [illegible] صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو [illegible] کو اس مصیبت پر تعزیت کا خط لکھا تھا جسکا جواب راجہ صاحب نے یہ دیا اللہ تعالیٰ انپر اپنا رحم کرے اور اس مصیبت میں انہیں صبر جمیل عطا کرے آمین۔ ایڈیٹر

دہرم سالہ اور پالم پور وغیرہ میں ہوا ہے۔

ہیبت ناک زلزلہ

ماہ رواں کی چوتھی تاریخ کو صبح کے چھ بجکر دس منٹ کے وقت لاہور میں جس زور سے زلزلہ کا اثر محسوس ہوا۔ اور جس نے سینکڑوں مکانوں کو مسمار کر کے ہزاروں کو خطرناک اسامار تعمیر کر دینے کے علاوہ جسقدر جانوں کا نقصان کیا۔ وہ لوگوں کو دیر تک بھولنے والا نہیں ہے۔ اس نقصان جان و مال کی لاہور ہی تک خصوصیت نہیں رہی۔ بلکہ ہندوستان کے ہر کونے گوشے سے اس خدائی قہر کے ہاتھوں خلقت کے عذاب میں مبتلا ہونے کی خبروں پر خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ وہ وقت یاد کر کے جب لاہور کی عالیشان اور سر بفلک عمارتیں سنگ لرزاں بنی ہوئی نظر آتی تھیں۔ بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تین چار منٹ تک درختوں کی یہ حالت دکھائی دیتی تھی۔ گویا انہیں تپ لرزہ نے آگھیرا ہے۔ اور وہ بڑے کانپ رہے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے منکروں تک کے منہ سے توبہ! توبہ!! کے الفاظ نکل رہے تھے۔ فی الواقع وہ حالت ایسی ہی خطرناک تھی کہ خدائی شان جلال کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہ تھی۔ زلزلہ کی رفتار شمال مغرب سے جنوب مشرق کیطرف بتائی جاتی ہے۔ بڑے بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا زلزلہ دیکھنا تو درکنار عمر بھر میں سنا تک نہیں۔ اس میں مبالغہ نہیں وہ بالکل سچ کہتے ہیں۔ لاہور کے قلعے کو تعمیر ہوئے خدا جانے کتنی صدیاں گذر گئی ہیں اور اس عرصہ میں اس نے کتنی آندھیاں کسقدر طوفان اور کتنے زلزلے دیکھے ہونگے مگر اسے خبر تک نہ ہوئی تھی۔ اس زلزلہ نے اسکی بھی بنیادوں کو ہلا دیا تا۔ دیگراں چہ رسد۔ کوئی سرکاری عمارت ایسی نہیں رہی جسے کچھ نہ کچھ صدمہ نہ پہنچا ہو۔ بہتوں کی حالت تو ناقابل بیان ہو گئی ہے۔ مگر یہاں پر اس زلزلہ کے تذکرہ سے ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم ناظرین کو بتائیں۔ کہ یہ زلزلہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک قابل یاد واقعہ تصور کیا جائیگا بلکہ ہم اذا زلزلت الارض کیطرف توجہ کرانا چاہتے ہیں۔ سورج پر داغوں کے چھا جانے اور اذا الشمس کورت کی طرف اشارہ کرنے نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ اپریل کا نصف ہونے کو ہے اور ابھی تک سردی کا یہ عالم ہے۔ کہ رضائی اوڑھے بغیر رات نیند نہیں آتی۔ ان کے علاوہ طاعون کی روز افزوں ترقی ہے یہ سب باتیں ایسی نہیں جن سے غور مند طبایع کو نتیجہ نکالنے میں کچھ دقت پیش آئے۔ کہ ہندوستان کی روحانی اور اخلاقی حالت درجۂ اعتدال سے گر چلی ہے جسکی تنبیہ کیلئے قدرت کی طرف سے حیرت انگیز واقعات ظہور میں آ رہی ہیں۔ سائنس ان سب کی وجوہات تک کچھ ہی کیوں نہ بتلائے۔ مگر فطرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ ایسے واقعات ہر روز واقع نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ان کے لئے خاص وہی وقت مقرر ہوتے ہیں۔ جب دنیا کے کسی حصہ پر ظلم و فریب بڑھ جائے۔ اور قدرت وہاں کے باشندوں کیلئے تنبیہ کی ضرورت محسوس کرے۔ بہرحال اولی الابصار لوگوں کیلئے عبرت پکڑنے کی جگہہ ہے

(اردو اخبار)

۴۔ اپریل کا زلزلہ اور اسکی متعلق ضروری اطلاعات

۱۱۔ اپریل کو پیرس پایہ تخت فرانس کی میونسپل کونسل نے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی خدمت میں اس زلزلہ سے متعلق ہمدردی کا پیغام بھیجا۔ اسی تاریخ میں ڈیلی ٹیلیگراف کا ایک مراسلہ ٹوکیو دار الخلافہ جاپان سے مظہر ہے کہ وہاں مجلس موسومہ جیجی شمپو نے مصیبت زدگان زلزلہ کی دستگیری کیلئے ایک چندہ کھولا ہے۔ ۱۲۔ اپریل کو ملک معظم نے میونسپل کمیٹی کی اس ہمدردی کا شکریہ بذریعہ تار ادا کیا۔

تازہ ترین تخمینہ ہے کہ تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی مرا ہے اور پالم پور میں تین ہزار لیکن خیال یہ ہے کہ ابھی تک یہ شمار و اعداد زیادہ تر قیاسی و تخمینی ہیں۔ بالکل ٹھیک ٹھیک نہیں۔ دہرم سالہ میں سول نقصان کی کل میزان ۴۲۴ بیان کیگئی ہے۔ سول ملٹری گزٹ کو چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب سے یہ اطلاع ملی ہے :۔ حضور وائسرائے نے ایک چٹھی ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے نام بھیجی ہے۔ جو بغرض اشاعت ارسال کیجاتی ہے سر چارلس ریواز وادی کانگڑہ میں موقعہ پر تشریف لے گئے ہیں تاکہ اصلی حالت بذات خود ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ آیا مصیبت زدوں کی امداد بقدر امکان ہو رہی ہے یا نہیں۔ ہز آنر کی عدم موجودگی میں آپ کی ہی ہدایات کے مطابق صوبہ کے معزز انگریز نیز دیسی ممتاز اشخاص کو ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ وہ مصیبت زدگان کی امداد کیلئے عامی چندہ وغیرہ کی غرض سے ایک جنرل کمیٹی میں شامل ہوں۔ ہز آنر کے لاہور واپس آتے ہی اس کام کے واسطے ایک جلسۂ عام منعقد کیا جائیگا

ہز اکسلنسی کی چٹھی کا مفہوم یہ ہے :۔

ائی ڈیر سر چارلس۔ ہر تازہ اطلاع سے وادی کانگڑہ میں بیش از بیش ہی تباہی کا پتہ لگتا ہے قطع نظر اس سے کہ نقصان جان ٹھیک ٹھیک کسقدر ہوا ہے۔ ہزارہا آدمی مبتلائے مصیبت تو بالیقین ہو گئے ہونگے۔ پس مجھے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کیلئے امدادی چندہ کی فہرست سچ مچ میں اب ہمیں ڈھیل ذرا نہ کرنی چاہیئے۔ آپکی گورنمنٹ ہر ایک ممکن ذریعہ سے ان لوگوں کی دستگیری کر رہی ہے اور زراعت پیشہ گروہ کو بھی بعد ازیں جسقدر گورنمنٹ سے ہو سکی امداد خاص دیجائیگی لیکن بہت سا نقصان مکانوں وغیرہ کی تباہی سے جو ہوا ہے اسکی تلافی سرکاری اعانت سے کیا ہو سکتی ہے صرف پرائیوٹ فیاضی سے ہی اسکا علاج جلد تر اور زیادہ کارگر ہو سکتا ہے۔" یہ فرما کر لارڈ کرزن بہادر نے فہرست چندہ کے کھولنے کی رائے دی۔ اور دس ہزار روپیہ خود بھی اس کار خیر میں مرحمت فرماتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ "میرے خیال میں چندہ کی فراہمی و تقسیم کا مرکز لاہور میں ہونا چاہیئے" پھر فرماتے ہیں "مجھے بھروسہ ہے کہ آپ وہاں (لاہور میں) یا جہاں کہیں مناسب ہو بلا توقف اسکے متعلق کارروائی شروع کر دیں گے۔ جو مصیبت زدوں کی امداد کیلئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں یہ مصیبت دیسیوں اور یوروپینوں پر یکساں پڑی ہے۔ لہذا مجھے یقین ہے کہ دونوں گروہ اس کار خیر میں بخوشی شامل ہونگے۔ چونکہ لیڈی کرزن بھی زلزلہ کی تباہی سے بال بال بچی ہیں۔ اسواسطے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے شاید اشارہ میں آپکو مخاطب کرنیکا زیادہ حق ہے۔" الخ

لارڈ کرزن بہادر کی چٹھی سے پایا جاتا ہے کہ آپ اس ناگہانی آفت و مصیبت کے نتائج سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ حتی کہ آپ نے دس ہزار روپیہ مصیبت زدوں کی امداد میں جیب خاص سے بھی مرحمت فرمایا ہے۔ علی ہذا سر چارلس بہادر بالقابہ کو بھی اس حادثہ اور لوگوں کی بربادی و مصائب کا یہاں تک خیال پیدا ہوا کہ ہز آنر نے باوجود ساری تیاری کر چلنے کے اپنی روانگی ولایت بھی ملتوی کر دی۔ ہز اکسلنسی اور ہز آنر کی یہ شفقت شاہانہ بلاشبہ نہایت شکرگزاری و ستائش کے لائق ہے۔

اس زلزلہ کی مصیبت کوئی معمولی واقعہ نہیں کہ جسکا چرچہ دو چار روز حدود ملک ہی کے اندر ہو کر رہ جاتا۔ بلکہ اسکی افسوسناک خبر قریب قریب تمام ممالک غیر میں پہونچ گئی [illegible] ہمدردی و اظہار افسوس کے پیغام پہونچ رہے ہیں۔ جنمیں سے چند کا ہم قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں۔ ۱۱۔ اپریل کی تار خبروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسکے متعلق ایک ٹیلیگرام لارڈ ولیڈی رابرٹس کا بھی آیا ہے اور ایک لارڈ ملنر بہادر ہائی کمشنر جنوبی افریقہ کا۔

شاہپور سے ۱۱۔ اپریل کی تار خبر ہے کہ لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے ساتھ صرف ان کے پرائیویٹ سکرٹری آئے تھے۔ انڈر سکرٹری صاحب لاہور سے بذریعہ سپیشل ٹرین بعد میں پہنچے۔ ہز آنر بذریعہ ٹانگہ سیدھے پٹھانکوٹ کے رستہ آئے ہیں۔ صاحب کمشنر قسمت جالندھر بھی ان سے جا ملے ہیں۔ انہوں نے بھی ڈیرے وہیں ڈالے ہوئے ہیں اسی کیمپ سے تمام علاقہ کی خبریں عام طور پر آتی جاتی ہیں۔ شاہپور میں تو ایک تار گھر کھول دیا گیا ہے جسکا پہلے بھی ذکر آچکا ہے۔ اور دہرم سالہ سے چھوٹے موٹے پیغام بذریعہ ہیلوگراف آتے جاتے ہیں میجر جنرل کچنر اور کرنیل ملاپ جو فوجی انتظام و اہتمام سے متعلق دہرم سالہ میں آئے ہوئے تھے وہ اپنا کام کر کے لاہور واپس چلے گئے ہیں چنانچہ رستہ میں بنگلہ کوٹلہ پر وہ سر چارلس ریواز کو ملے تھے۔

مسٹر ینگ ہسبنڈ ۱۱۔ اپریل کو دہرم سالہ سے اترے۔ ان کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ وہاں لاشوں کے کھود کر نکالنے کا کام بسرگرمی ہو رہا ہے۔ اور یقین کیا گیا ہے کہ دہرم سالہ میں تو قریبا تمام لاشیں نکال لیگئی ہیں۔ گو ممکن ہے کہ معدودے چند ابھی تک ملبہ کے تہ بہ تہ تودوں میں دبی پڑی ہوں۔ بازار کے ویرانہ میں ایک گھر سے ایک شخص کھود کر ایسا زندہ نکالا گیا جو پانچ دن تک ملبہ کے نیچے دبا رہا مگر خدائی شان کہ مرا نہیں۔ سامان رسد بافراط ہے۔ کیونکہ وہ پٹھانکوٹ سے اونٹوں اور خچروں کے ذریعہ دباد دب پہونچ رہا ہے۔ آٹے اور دیگر خوردنی ضروریات کا ایک معقول ذخیرہ ہر وقت تیار اور محفوظ رہتا ہے کہ نہیں معلوم کہ کب اور کتنی ضرورت پڑ جائے۔ لوگ جو زلزلہ کے خوف سے دیوانہ وار اپنے گھروں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اب ہر جگہ اپنے گاؤں کو واپس آگئے ہیں۔ بنیوں نے بھی اپنی دوکانیں جنہیں زیادہ ضرر نہیں پہونچا تھا اگر کھولدی ہیں۔ قصبہ کانگڑہ میں تمام مانگنے والوں کو خوراک تقسیم کی گئی ہے۔

(باقی آئندہ)

حضرت اقدس کے شب و روز

غالباً ناظرین الحکم کیلئے یہ معلوم کرنا بہت ہی عجیب اور مفید ہوگا کہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوقات شب و روز آجکل کس طرح گذر رہے ہیں۔ حضرت آپ بیس خدا تعالیٰ کی متواتر وحیوں کی وجہ سے جو آنیوالی آفت زلزلہ کی خبریں دے رہی ہیں بہت بڑا حصہ دعاؤں میں گذارتے ہیں اور غالب بالامرہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی اور صمدیت پر پورا اور کامل ایمان رکھتے ہوئے اسکی حفاظت اور پناہ چاہتے ہیں۔ ایسی حال میں وہ وجود پاک جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت اور آئینہ ہے جو اسکی توحید کے قائم کرنے کیلئے مخصوص کیا گیا ہے باوجود ان وعدوں کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات سے کر رکھے ہیں اسقدر ترساں اور لرزاں ہے پھر ہم اگر بے باکی سے خدانخواستہ اپنے اوقات بسر کریں تو ہم سے زیادہ خطاکار کون ہوگا؟

۲۔ اعلیٰحضرت دعا کیلئے ہمیشہ بیت الدعا الگ رکھتے ہیں بلکہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ صحابہ بھی بیت الدعا رکھتے تھے ہر شخص کو بیت الدعا رکھنا چاہئے جہاں وہ وقت مقررہ پر کچھ وقت دعا میں گذارا کرے۔ باغ میں چلے جانے کے باعث آپ کے اس معمول دعا میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پھر بھی آپ نے ایک خاص چوبی کمرہ بیت الدعا بنانے کی غرض سے حال میں منگوائی ہے جہاں آپ خصوصیت کے ساتھ اپنی جماعت کے لئے دعائیں کریں گے اور ایک یہی دعا آپ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت میں سے طاعون کو اٹھا دے۔

۳۔ پھر حضرت اقدس کے اوقات میں سے ایک حصہ اندرون خانہ میں تبلیغ اور انذار کا ہے آپ ام المومنین اپنی اولاد اور دوسری عورتوں یا بچوں کو جو سمجھدار ہیں جنکو حضرت اقدس کے ہمراہ رہنے کا موقع حاصل ہے ہر روز تبلیغ کرتے رہتے ہیں جب کوئی تازہ وحی یا کشف ہوتا ہے آپ سب سے اول گھر والوں کو سناتے اور مناسب موقع وعظ فرماتے ہیں۔

۴۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تصنیف میں وہ وقت گذرتا ہے جو مندرجہ بالا اوقات سے اور نمازوں کی ادائیگی سے بچتا ہے۔ اسی میں ضروریات روزمرہ بھی شامل ہیں۔ ۷۱ سال کی عمر میں اسقدر مصروفیت اور وہ بھی محض خدا تعالیٰ کی توحید اور اعلائے کلمۃ الاسلام میں بجز خدا کے مامور و مرسل کے دوسرے کی زندگی میں تعلقاً نہیں پائی جا سکتی۔ عصر کی نماز کے بعد عموماً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت اچھی نہیں رہتی چکر آنے لگتے ہیں اسلئے مغرب اور عشاء کی نماز میں باہر تشریف نہیں لا سکتے بلکہ اندر ہی نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی عموماً باجماعت۔ ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ ایسے موقع پر حضرت اقدس کسی نہ کسی لڑکے کو ہی ساتھ ملا لیتے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

۵۔ آپکی زندگی بھی انہیں امور خیر سے لبریز ہے۔ نمازوں میں شریک ہونے کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ علی العموم نماز سے اول اور بعد بھی کسی نہ کسی ذکر اور سلسلہ کلام میں تبلیغ کرتے ہیں۔ آپ کی تبلیغ کا عام موضوع اور منشا کیا ہوتا ہے؟ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر وثوق۔ ایمان خدا کی وحی پر بو رالیقین، اپنی کامیابی اور الٰہی نصرتوں کی بشارت خدا تعالیٰ پر پوری امید، خدام کو توبہ و استغفار کا وعظ مغرورانہ زندگی سے بچنے کی ہدایت نمازوں کی پابندی اور تہجد کے التزام کی تعلیم باہم ہمدردی اور مواسات کا سبق مخالفوں کی تحریر دل اور دکھ دینے والی کارروائیوں پر صبر کی تلقین اور تفویض الی اللہ اور تسلیم کی نصیحت۔

۶۔ پھر آپکی زندگی کے اوقات میں سے بیعین کی بیعت لینا مہمانوں سے ملاقات انکی مہمانداری کے لوازم اور شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

یہ ہے مختصر سا نقشہ آپکے معمولات کا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کوئی دم بھی اس کریم النفس انسان کا تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے بغیر گذرتا ہے؟ اللہم ایدالاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ آمین

ریمارک

تہذیب النسوان لاہور یہ اپنے نام کا اکیلا اخبار ہے جو ایک شریف خاتون کی ایڈیٹری میں مستورات کے فائدہ کیلئے لاہور رفاہ عام پریس سے شائع ہوتا ہے اسکو جاری ہوئے قریباً آٹھ سال ہوئے ہیں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ یہ اخبار مستورات کیلئے نہایت بیش قیمت اور مفید اخبار ہے اگرچہ اسمیں بہت کچھ اصلاح کی گنجائش بھی ہے تاہم موجودہ حالت کسی صورت میں مستورات کیلئے فائدہ سے خالی نہیں جب یہ اخبار جاری ہوا تو آٹھ صفحہ کا تھا پھر رفتہ رفتہ اسکو مفید تر بنانے کیلئے منیجر صاحب نے اسکے چار صفحہ اور بڑھا دیے لیکن ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء سے یہ اخبار مستقل طور پر پورے سولہ صفحہ پر شائع ہونے لگا ہے اور اسطرح اسکا حجم دوچند ہو گیا ہے اور قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہے وہ بدستور ہے سالانہ ہی ہے میری رائے میں عورتوں کی تعلیم کے حامیوں کا فرض ہے کہ اس اخبار کی اشاعت میں خاص طور پر مدد دیں بلکہ سررشتہ تعلیم کے قابل ڈائرکٹر صاحب سے امید ہونی چاہئے کہ وہ سررشتہ تعلیم کیلئے اس اخبار کی ایڈیٹرہ اور اسکی منیجر کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

رسید آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ منشی شیر خان صاحب پٹواری نہر چک ... ڈاکخانہ ... مدرسہ ۲/۔
۲۔ بابو نور الدین صاحب کلرک ... ڈیرہ غازیخان ...
۳۔ میاں اسمٰعیل صاحب کشمیری بازار بمبئی چندہ مدرسہ ...
۴۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس سید شاہی (ماہواری چندہ) ۲/۔
۵۔ منشی نظام الدین صاحب اوورسیر ... ضلع گورداسپور ماہواری چندہ ۴/۔
۶۔ منشی محمد عثمان خان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین الہ آباد ... عمعہ
۷۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد ... عہ
۸۔ جماعت راولپنڈی معرفت حکیم کرم صاحب عیدفنڈ قربانی ...
۹۔ میاں محمد حسین صاحب و میاں ... صاحب ... قربانی ...

۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ جماعت اسمعیلیہ معرفت سکرٹری انجمن ... اسلام ... لدھیانہ ... عہ

۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ شیخ نبی بخش صاحب بازار کلاں راولپنڈی (مدرسہ) عہ
۲۔ میاں الٰہی بخش و کریم بخش تاجران کتب گجرات (عیدفنڈ) عہ

۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ مولوی عبد الہادی ماچھی واڑہ (لدھیانہ) ...
۲۔ قاضی شاہ دین صاحب نمبردار بابت ... ضلع ہوشیارپور ...
۳۔ میر حامد شاہ صاحب بابت جماعت سیالکوٹ عہ

۲۲ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ میاں رحمت علی صاحب ساکن ملکانہ ضلع منٹگمری عہ/
۲۔ میاں اعظم سرگانہ بارگر ... ڈاکخانہ سرائے سدھو (ملتان) عہ
۳۔ حافظ نبی بخش صاحب پٹواری نہر ملکانہ ضلع منٹگمری عہ
۴۔ جماعت سیالکوٹ معرفت میر حامد علیشاہ صاحب لعہ
۵۔ میاں محمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ للعہ
۶۔ منشی عطاء الٰہی صاحب ... اسٹیشن ماسٹر لالہ موسیٰ ...

۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ میر حسین علی صاحب ہیڈ کلرک تربت حیدری ایران عہ
۲۔ میاں احمد الدین صاحب کمپونڈر تربت حیدری ایران عہ
۳۔ منشی محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ... سرہند پٹیالہ عہ

۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ میاں سیع اللہ صاحب ملازم بورڈنگ ہوس قادیان ۱/
۲۔ منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان ضلع پشاور بابت جماعت ...
۳۔ میاں فضل الدین صاحب سکنہ لوچپ ڈاکخانہ قادیان عمعہ
۴۔ مولوی قطب الدین صاحب قادیان ... ۶/
۵۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب رعیہ ضلع سیالکوٹ ۴/
۶۔ جماعت گوجرانوالہ معرفت منشی احمد الدین صاحب عہ

۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب کلرک شملہ ...

۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ مولوی محمد اکرم صاحب برمکان ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی عہ
۲۔ منشی گلزار محمد صاحب پوسٹ ماسٹر گڑھ شنکر ۲/

۳۔ چوہدری عزیز بخش صاحب گڑھ شنکر ۳/
۴۔ مسماۃ زینب بی بی ۲/
۵۔ منشی غنی خانصاحب کمپونڈر ۳/
۶۔ چوہدری غلام نبی خانصاحب ۲/
۷۔ چوہدری نبی بخش صاحب ۱/
۸۔ چوہدری سندے خانصاحب

۲۸ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ منشی فخر الدین صاحب گمگھاٹ (میانیر) ...
۲۔ میاں چراغ الدین صاحب اسسٹنٹ سیالکوٹ ...
۳۔ منشی برکت علی خانصاحب محرر دفتر الحکم قادیان ...
۴۔ منشی گلاب الدین صاحب رہتاس ضلع جہلم ...
۵۔ منشی عبد المجید خانصاحب پٹواری موضع کیہو ضلع حصار ...
۶۔ منشی نذیر الدین صاحب بہاموں ملک برہما ...

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر طلسمی اور حکمی مصفیات خون و مقویات بدن کا مجموعہ

ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشیوں کی دوا میں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک ۴ شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ، طاعون، کھانسی، بخار، بحیش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک، سوزاک، گٹھیہ، خارشت، داد، گنوت، پھوڑا پھنسی، سفید داغ، جذام، کوڑھ، ناسور، گٹھیہ بالا، بواسیر، نواسیر، گنج، سوگمندی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کیلئے صاف کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ ترکیب استعمال کے خریداروں کو دیجاتی ہیں قیمت فی بکس تھوڑا روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ ۱۲ ﴿ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات ﴾ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائوں اور میووں سے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا اور دافع قبض و ریاح و ہچکی ہوکھ پیدا کرنیوالا اور خون صالح پیدا کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا اور کتنے ہی ذوق کا بڑا ناطحال و بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قایم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے بفضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۴۳ خوراک ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۷ ہزاروں آدمیوں نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے اور فایدہ اٹھایئے۔ اسے معمولی نمک سمجھئے یہ تمام امراض ذیل میں حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض، بدہضمی، پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ معلوم ہونا، طحال یعنی تاپ تلی، ضعف معدہ یعنی غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا، وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ، پیچش، اسہال، درد گردہ، درد قولنج، درد کمر، وجع مفاصل یعنی گٹھیہ، درد سر، کھانسی، دمہ، ضعف دماغ، ضعف بصارت، کمی باہ یعنی نامردی، جریان یعنی رقت منی، بواسیر، سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک، اور جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے خون اجرائے ماہواری۔ وبا و گولہ وغیرہ کو بھی فایدہ بخشتا ہے بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اصلی حرارت کا محافظ رہتا ہے ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اسکا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کیساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور نیا خون اور گوشت عموماً پیدا ہو سکتا ہے جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے اسکا نام اکسیر حیات رکھا گیا ہے کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنیسے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت پیدا ہوتی ہے کسی کی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہوکر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے نسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل و دماغ میں اولیٰ درجہ کی قوت پیدا کرتی ہے ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے سریع التاثیر ہے قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۲ ﴿ گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع ﴾ کیسا ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النسا یا درد کمر یا درد شانہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ - ﴿ آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری ﴾ اعلیٰ مامیرا اور الیسو یعنی مقوی بصر ادویات و مخلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا، ماڑا، پھولی، دھند، غبار، ناخونہ، رتوندی، پربال، کھجلی، پانی بہنا، سرخی چشم، درد، ککرے وغیرہ ہر قسم کی آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی سی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قایم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ﴿ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان دہ خوشبودار منجن ﴾ دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے اگر ان میں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف حاصل ہونا مشکل ہے اسلئے انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں سے کو نکلے ہیں یا مسوڑھے کے ورم اور درد اور بدبوئے دہن اور ہونٹھ و زبان کے تناؤ کو رفع کرنے کیلئے یہ منجن اکسیر ہے قیمت فی ڈبیہ ۸ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ﴿ علاوہ ازیں آتشک، سوزاک ﴾ جریان، پیچش، اسہال، کھانسی، دمہ، بواسیر، ریگ مثانہ، طحال، خارشت، اختلاج قلب، سفید داغ، داد، بہرہ پن کی دوا زخم پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کیلئے ہر مرض کی دوا ہمارے اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کیساتھ ہو رہا ہے دو پیسہ کا ایک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جس میں کل دواؤں کی تفصیل حالات معہ طریق استعمال و سرٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں آپ اپنا نام اور پتہ اور نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے ہمارا پتہ یہ ہے

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس۔ نوٹ ہم کو مندرجہ بالا دواؤں کی فروخت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت

کارخانہ احمدی ارواح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہوگئے۔ بلحاظ قدامت اسکے ترقی کر رہی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ مشہور ہے۔ بذریعہ ویلو پی طلب کریں۔

راقم محمد عبد الصمد احمد تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کے واسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نسخہ کارڈ نے پر بقت تقسیم کیا جاتا ہے (سونے چاندی کی گولیاں) جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ و باہ اور مصفی خون ہیں اور جوان اور بوڑھوں کیلئے مفید ہیں کہ نے اعتدالیوں کیلئے اکسیر ہیں قیمت جو کہ بالکل دخل مراد) یہ ایک نہایت نفیس عمدہ قسم کی مٹھائی ہے جو کہ مشک و عنبر مقویات ادویات و مفرحات مخلوط کر کے تیار کی گئی ہے جو حلق سے اترنے سے اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے اور رقت و جریان اور کثرت احتلام وغیرہ کو دور کر کے چست و چالاک بنا دیتی ہے اور مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہے ان اعضاؤں کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے واسطے آزمائش بکس خورد بارہ خوراک ۱۰ بکس اوسط ۴۰ خوراک عہ بکس کلاں جو ایک دلی کو کافی ہے عہ۔

المشتہر حکیم سرافراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دھلی

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی نارگیل یعنی تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے نزلہ آنکھوں درد سر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

الانوار احمدیہ پریس میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔